

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ضَافِيهِ لِمَا وَقَعَ بَيْنَ

عَلَى وَمَعَاوِيَةَ

وَضَمِنَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا

تأليف

شیخ الحدیث والتفسیر

پیرسائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

رحمۃ اللطیفین، پہلی کیشنگلی نمبر 7، شیر کالونی سرگودھا۔

048-3215204-0303-7031327

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

چند ماہ پہلے میں مگر چٹے بھائے ایک خط وصول ہوا جس میں حضرت امیر معاویہ ؓ کے خلاف سخت گستاخانہ طریقے سے بارہ سوال مانے گئے تھے۔ ان سوالات کے ساتھ یہ خط بھی موجود تھا جس میں علماء حق کو اس بدتمیز خط کا جواب کہنے پر مجبور کر کے دکھایا گیا تھا۔ چنانچہ وہ خط ہم لفظ بلفظ شائع کر رہے ہیں۔ اسے پڑھ لینے کے بعد آپ پر واضح ہو جائے گا کہ ہماری طرف سے جواب منظر پر آنے کی تمام تر ذمہ داری سائل پر عائد ہوتی ہے یا پھر سائل کو استعمال کرنے والی لابی پر عائد ہوتی ہے۔ عطا ہے۔

بخدمت جناب پروفیسر ہارون الرشید تبسم صاحب و علمائے ربانی سرگودھا السلام ملیم ادا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو تادیر سلامت رکھے۔ آپ دین کی خدمت کرتے رہیں، مخلوق خدا آپ کے علم سے سیراب ہوتی رہے۔ ہمیں ایک ایسی جماعت سے بہاول کا مرکز پیش آیا گیا ہے جس نے ہمارے مسلک کو چیلنج کیا ہے۔ کیا اگر تم بچے ہو تو ہمارے پیش کردہ سوالات کے تحریری جوابات پیش کریں اگر جوابات پیش نہیں کر سکتے تو ہمارا موقف جو سراپا حق ہے قبول کر لیں کہ یہی بات اہل حق کے شایان شان ہے۔

ہم نے مقامی علماء سے الگ الگ رابطہ کیا اور انہیں صورت حال سے باخبر کر کے راجستانی کی التجا کی۔ مگر ہر ایک نے تحریری جوابات دینے سے گریز کیا۔ اور کچھ علماء نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ یہ اختلافی مسئلہ ہے اسے مت بھجورو۔ میں نے جواباً عرض کیا کہ کیا اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں بھی یہ مسئلہ اختلافی ہے؟ تو مولانا صاحب خاموش ہو گئے۔ حریف میں نے عرض کیا کہ اختلاف میں بھی ہمیشہ ایک لائق حق پر ہوتا ہے جبکہ دوسرا غلطی پر۔ تو اس مسئلہ میں بھی میں حق کا پہلو تلاش کرنا چاہیے۔ خاموشی اور تذبذب کا رستہ تو نفاق کی علامت ہے۔ اہل حق ہمیشہ حق کو قبول کر کے اس کی تائید کرتے ہیں جبکہ باطل کو رد کر کے اس کی پرزور تردید کرتے ہیں۔ یا تو

ہم کبیر کے فقیر بن کر اعلیٰ تھلید کے قائل بن کر بیٹ و حرم ہو چکے ہیں۔ یا باطل کا جواب دینے کی ہمارے پاس طبعی استعداد نہ ہے۔ یا پھر ہم خدا اور قصب کا فکار ہو کر حق سے چشم پوشی کر رہے ہیں۔ اور حق کو قبول کرنے والے جذبہ ایمان سے محروم ہو چکے ہیں۔ اس صورت حال میں ہم کتاب فی ثیاب کا نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ جو ایمان سوز اور جہاد کن ہے۔

آپ سے خدا و مصطفیٰ ﷺ کے نام پر اٹھا ہے کہ ہماری راہنمائی فرمادیں ہمیں ان سوالات کے جوابات سے آگاہ فرمادیں تاکہ ہمیں اطمینان قلب نصیب ہو۔ ہمیں تذبذب کی کیفیت سے نکال کر یقین کی منزل پر لایے۔ اگر آپ نے بھی خاموشی اختیار کی، حق کو چھپایا اور ہماری راہنمائی نہ فرمائی تو روز قیامت آپ جواب دہ ہوں گے۔ خدا کی بارگاہ میں کیا مسدود کھاؤ گے۔ علامہ ربانی کی یہ شان نہیں کہ وہ حق کو چھپائیں۔ حق کو چھپانا تو سب سے بڑا اہم و قہری ہے۔ حق کبھی مطلوب نہیں ہوتا۔ جب ہم الٰہی حق ہیں تو پھر خاموشی کا کیا مطلب ہے۔ کیا باطل کی تردید ضروری نہیں؟ جبکہ دوسرا فریق دھوٹے سے کہتا ہے کہ آپ سوالات کے جوابات پیش کر کے حق کو سامنے لائیں ہم قبول کرنے کو تیار ہیں کہ قرآن و سنت میں ہر مسئلہ کا حل موجود ہے۔ امید ہے آپ بائیں نہیں فرمائیں گے۔ اور الٰہی حق ہونے کا ثبوت پیش کریں گے اور ہماری راہنمائی فرما کر مشکور فرمائیں گے۔

طالب حق: علامہ رسول بخش ہندی خطیب مرکزی جامع مسجد مدینہ سے مدعو کیا نوالی۔
 واضح رہے کہ خط کے مکمل پر جن صاحب کو مخاطب کیا گیا ہے ہم ان سے متعارف نہیں ہیں اور مذہبی ہم نے انہیں سرگودھا کے علماء میں شمار ہوتے سنا ہے۔
 یہ بھی واضح رہے کہ ان سوالات کے جواب ہم نے مسائل کو ذاتی طور پر اس کے ایڈریس پر پوسٹ کر دیے تھے مگر ایسوی کراسکے باوجود مسائل نے علماء کی طرف دی گھسے پٹے سوالات بھیجنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ مسائل کی اس حرکت سے ہم معاملے کی تہ تک پہنچ چکے ہیں مگر فرض کتابیہ کی ادا نیگی کی فرض سے مسائل کے سوالوں کے جواب شائع کرنے کی جسارت کر رہے ہیں۔ جو جوابات ہم نے مسائل کو ذاتی طور پر بھیجے تھے، یہ مضمون ان کی نسبت زیادہ مفصل ہے۔

سوالوں کے جواب

سوال نمبر 1۔ فرمایا خدا ہے۔ ایک سوئیں کو کھراقل کرنے والا دائمی جہنمی ہے۔ اس پر اللہ کا غضب و لعنت ہے اور اس کیلئے بہت بڑا عذاب تیار ہے۔ تو جس نے غلیلہ راشد سے بغاوت کر کے بے شمار صحابہ کا قتل عام کر لیا وہ کس قدر اللہ کے غضب و لعنت کا مستحق ہوگا۔ وہ آپ کے علم اور اقتدار میں جتنی ہے جہنمی؟

جواب:- اولاً آپ نے جو فرمایا خدا قتل کیا ہے اس کے بارے میں ہمہر مفسرین فرماتے ہیں کہ یہاں بت اس شخص کے بارے میں ہے جو توبہ نہ کرے (بیضاوی جلد ۱ صفحہ ۲۳۱)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَالَّذِينَ لَفُظُوا أَفْوَاجًا** یعنی جو شخص توبہ نہ کرے اس میں ضرور پختہ دلائل ہیں (طہ: ۸۴)۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ سوا آدمیوں کے قاتل نے جب سچے دل سے توبہ کی تو اللہ نے اسے بخش دیا (بخاری، مسلم جلد ۲ صفحہ ۵۹، ۵۳، المستدرک صفحہ ۲۵)۔

لیکن مفسرین فرماتے ہیں کہ یہاں بت اس شخص کے لیے ہے جس نے مسلمان کے قتل کو حلال سمجھا (ابن جریر جلد ۳ پارہ ۵ صفحہ ۲۶۶، بیضاوی جلد ۱ صفحہ ۲۳۱)۔

چنانچہ اہل کفار و عداوت پر ہے۔ ابھی نیت سے اپنی بلاں جانے کی وصیت کرنے والا نکلا گیا (بخاری جلد ۲ صفحہ ۵۵۹) اور یہی نیت سے جہاد کرنے اور ظلم پر جانے والا جہنم میں گیا (مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۳۰)۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی رضی اللہ عنہما دونوں کی نیت درست تھی۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابولہبہ رضی اللہ عنہما نے سیدنا علی اور حضرت امیر مودودی رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح کرنے کیلئے زیورہ کو پیش فرمائی۔ وہ حضرت امیر مودودی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میری جنگ احسان کے خون کی وجہ سے ہے۔ علی نے قاتلوں کو بنا دیا۔ سدا کی ہے۔ اگلے پاس جانا اور ان سے کہو کہ ہمیں احسان کے قاتلوں سے خون کا بدلہ دلاؤ۔ اہل شام میں سے سب سے پہلے میں ان کے ہاتھ پر بیعت کروں گا (ابوہریرہ و ابولہبہ جلد ۱ صفحہ ۲۳۹)۔ مولانا علی خود فرماتے ہیں کہ ہمارے اور مودودی کے درمیان اور کوئی اختلاف نہیں تھا، صرف خون احسان کے بارے میں اختلاف ہی ہو گئی تھی (حاصل نفع ابلاذ صفحہ ۲۲۴)۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی قتل و غارت کے بعد بھی انہیں مسلمان قرار دیا ہے **مَدِينَةُ الْقَتْلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ** (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۳۰)۔

جیسے حضور ﷺ مسلمان قرار دیں، ہمارے علم اور اقتدار میں وہ جتنی ہے اور جو شخص اسے مغضوب، ملعون اور جہنمی کہے اور خود مغضوب، ملعون اور جہنمی ہے اور مصیبت کبریا ﷻ سے گریں گے۔

چنانچہ مدینہ پاک میں ہے کہ حضرت حنف بن قیس فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی کی مدد کے

لیے مگر سے نکلا دیتے ہیں پھر یہی طاقت ان کے ہاتھ سے ہوئی، انہوں نے پچھا کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا اسے اخذ واپس چلا جا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: اِنَّا نَزَّلْنَاهُ بِاللَّيْلِ عَلَىٰ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ نَارٍ مُّسْكِيَّةٍ۔ (سورہ صافات: ۱۰)۔

اس حدیث کا گہرا آپ کی عینک سے پڑھا جائے تو دونوں طرف کے فکر رسول اللہ جنم میں جا رہے ہیں، خواہ حق پر کوئی بھی ہو۔ اور اگر یہاں تاویل ضروری ہے تو یہی تاویل حدیث اللہ میں بھی ضروری ہے۔

سوال نمبر 2۔ قرآن و سنت کی دو سے صحابی و باقی کی تحریف و جزا کیا ہے؟ کیا صحابی اور باقی کو ایک ہی درجہ میں شمار کیا جاسکتا ہے یا نہ؟

جواب :- جس مسلمان نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی اور مرتد نہیں ہوا وہ صحابی ہے۔

قرآن شریف میں اللہ کریم اہل شاذ کا ارشاد ہے کہ: وَإِنْ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَا ضَرْبَ لَهُمَا مِنْ ظُلْمِنَا فَإِنْ نَبْتَغِ الْخَيْرَ مِنْ الْأَخْيَرِ لِمَا تَلَظَّيْنَا وَلَهُ فِي يَوْمٍ ذَلِكَ خُتْمٌ فَلْيَسْأَلُوا اللَّهَ لِنَبْتَغِي إِلَيْهِ يَوْمَ يُصْعَقُونَ۔ (سورہ بقرہ: ۱۷۵)۔ اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادو، پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر بغاوت کرے تو جو بغاوت کرتا ہے اس کے خلاف اس وقت تک جنگ جاری رکھو جب تک وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع نہیں کرتا (الجمرات: ۹۰)۔

اس آیت میں مومنین کے دو گروہوں کا ذکر ہے جو آپس میں لڑ پڑیں۔ حکم یہ ہے کہ مومنوں کا ایک گروہ اگر مومنوں کے دوسرے گروہ پر بغاوت کرے تو مظلوم کا ساتھ دو۔ یہاں بغاوت کرنے والے کو بھی مومن کہا گیا ہے اور جس کے خلاف بغاوت کی گئی ہو اسے بھی مومن کہا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ حضرت امیر مومنین علیہ السلام کا گروہ باقی ہونے کے باوجود مومن ہے۔

اسی طرح ایک اور آیت میں اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: وَتَتَوَلَّوْنَ فِي الْأَازِجِي بِغَيْرِ الْحَقِّ یعنی ظلم کرنے والے لوگ حق کے بغیر بغاوت کرتے ہیں (خودی: ۲۴)۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایک بغاوت حق پر ہوتی ہے اور دوسری بغاوت حق کے بغیر ہوتی ہے۔ یہی بات اہل لغت نے بھی لکھی ہے۔ امام راضی اسماعیلی رحمۃ اللہ علیہ بھی آیت نقل کرتے کے بعد فرماتے ہیں کہ فَلْيَسْأَلُوا اللَّهَ لِنَبْتَغِي إِلَيْهِ يَوْمَ يُصْعَقُونَ یعنی اللہ تعالیٰ نے حق کے بغیر بغاوت کرنے پر ممانعت کا اظہار فرمایا ہے (مفردات)

راغب صفحہ ۵۳) اسی آیت سے لفظ بغاوت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اَلْبَغْيُ الْقَذَرُ الْخَوْنُ
فَخَفِيزٌ دَاوٌّ مُلْعَقٌ مَا لَيْسَ بِغَاوٍ اِغْلِيْجِيْ يَحْمِيْ هَوْتِيْ ہے اور پری بھی (مطربات صفحہ ۵۳)۔

انجمن میں بقاوت کے دو معنی تھے (۱) تلاش کرنا یا مطالبہ کرنا (۲) نظم و ضبط برپا کرنا (انجمن اور مصلوہ ۹۳)۔

قرآن اور لغت کی روشنی میں واضح ہو گیا کہ باغی کا لفظ وسیع ہے اور ہر باغی کا قرآن اور چھٹی نہیں ہوتا بلکہ اس لفظ کا اطلاق مؤمنین مسلمانین پر بھی ہوتا ہے۔

دنیائے الٰہی کا معنی بکھوٹکی ہو، نبی کریم ﷺ اپنے کسی غلام کیلئے یہ قضا استعمال فرمایا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ آپ ﷺ بڑے ہیں اور چھوٹوں کو سمجھہ اور مت کر سکتے ہیں۔ جس طرح اللہ کریم نے حضرت سیدہ آدم علیہا السلام کے بارے میں فرمایا ہے کہ نفیسی ۱۵۷ من زلہ فغوی (الحکمہ ۱۴۲)۔ اس آیت کا ترجمہ علماء نے اس طرح فرمایا ہے کہ آدم سے اپنے رب کا حکم بھالانے میں بھول ہوئی تو جنت سے بے رادہ ہو گئے۔ حالانکہ قرآن کے اصل الفاظ غصی اور غوی بڑے سخت الفاظ ہیں۔ غصی کا لفظی معنی ہے نافرمان ہونا اور غوی کا لفظی معنی ہے گمراہ ہونا۔ کیا آپ یہ جرات کر سکتے ہیں کہ جس طرح آپ نے حضرت امیر معاویہ کو بلاوات کے لفظ کی وجہ سے باقی کہا ہے اسی طرح حضرت آدم علیہا السلام کو بھی عاصی اور نافرمانی کہہ دیں؟

اگر آپ کو حضرت آدم علیہ السلام کی نبوت تاویل پر مجبور کر دی ہے تو اسی طرح ہمیں بھی حضرت امیر معاویہؓ کی صحابیت اور ان کے خلفائے تاویل پر مجبور کر دے گا۔

چنانچہ ہم صحابی کہہ رہے ہیں کہ آپ باقی حورۂ عجبہت کہہ رہے ہیں یا کوئی کریم ﷺ نے وہ
علی سے چکر لہجئے کے بعد مسلمان قرار دیا ہے (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۰۵۰)۔ لہذا نبی کریم ﷺ کے فیصلے کے
مطابق وہ صحابی ہی تھے۔ باقی درود ٹھیک۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ معاویہ کو کبھی کوئی
رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہے (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۰۵۰)۔ لہذا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں باقی درود ٹھیک۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کا پہلا لشکر جو مسند پار جہاد کرے گا ان پر جنت واجب ہو چکی ہے (بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۱۰)۔ سب سے پہلے مسند پار جہاد کرنے والے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور اس حدیث میں اُن کی فاضل اور بڑست منکبت موجود ہے۔ فی ہذا الکتابینہ تنظیم البغدادیہ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۳۱۰)۔ لہذا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جتنی بھی باغی اور مرتد ہو کر فتنہ اُٹھائے تصدیقات کے باوجود امیر معاویہ پر زبانِ دہانہ جاری کرتا ہے، وہ خود باغی ہے اور مرتد ہو کر مرے گا۔

منیٰ خادمیٰ لینیٰ ولینا لکھنؤ اذینہ بالخراب جو اللہ کے ولی سے صراحت دیکھتا ہے اس کے خلاف اللہ کا احکام جنگ ہے۔

سوال نمبر 3۔ احادیث متواترہ کا ماحصل قرآن ضروری ہے۔ ایسی متواتر حدیث کے خلاف اعتقاد عمل ہدایت ہے یا گمراہی؟

جواب:- حدیث بخاری یا مسند متواتر نہیں۔ اور اگر اسے کسی نے متواتر کہہ بھی دیا تو با تحقیق اس حدیث کا متواتر ثابت کرنا ممکن ہے۔ اس حدیث کے متواتر پر آپ کا وثوق آپ کی خود غرضی اور عدم تحقیق کا بہترین مظہر ہے اور اگر یہ حدیث متواتر ہوگی تو ہار کیا ہوا؟ کس بدعت نے اس حدیث کا انکار کیا ہے؟ انکار تو ہم صرف اس مفہوم کا کر رہے ہیں جو آپ نے پوری امت کے خلاف محض اپنی ذاتی رائے سے کھینچ کر لیا ہے۔ تاہم اس حدیث سے امیر موطا پر رحمہ اللہ کا چٹائی ہونا کہاں سے ثابت ہوا۔

بعض لوگوں نے بغاوت کرنے والے کا عالم ہوتا ہے، جیسا کہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتل باقی عالم تھے۔ کبھی حکمران اور بغاوت کرنے والے دونوں مجتہد ہوتے ہیں اور محض غلط فہمی کی بنا پر جنگ ہو جاتی ہے جیسا کہ موطا علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جیسا کہ جنگ ہوئی اور موطا علی و سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درمیان جنگ ہوئی۔ یہ دونوں بزرگ ہستیاں اپنی اپنی تحقیق کے مطابق حق پر تھیں۔ اس وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس فوج کو باغی گردہ قرار دیا ہے (مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۹۵) اسی فوج کو مسلمان گردہ بھی قرار دیا ہے (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۳۰) اور موطا علی کریم رحمہ اللہ جیسا کہ کریم فرما رہے ہیں کہ یہ محض غلط فہمی تھی (فتح الباری صفحہ ۲۲۲)۔

سوال نمبر 4۔ اجتہاد کی تعریف۔ اجتہاد کب رہا ہے۔ اجتہاد یا القلم یا بالسیف ہے۔ وہ کیا شرائط ہیں جن کا مجتہد میں پایا جانا ضروری ہے۔ جس سے وہ اور جا اجتہاد کو پہچانتا ہے اور مجتہد کو اپنی صریح خطا کا علم دلیقین ہونے پر رجوع کرنا ضروری ہے یا نہ؟

جواب:- جس مسئلے کا حل قرآن و سنت اور اجماع میں نہ ملے تو اس کے لیے اس کا حل نکالنا اجتہاد کہلاتا ہے۔ واضح حکم موجود نہ ہونے کی صورت میں اجتہاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ مجتہد کے لیے قرآن و سنت کا عالم ہونا اور اجماعی مسائل سے صداقت ہونا ضروری ہے۔ مجتہد کو اپنی خطا کا علم ہو جانے تو اس پر رجوع کرنا لازم ہے لیکن اگر اسے اپنی خطا کا علم نہ ہو سکے اور وہ خود کو حق پر ہی سمجھ رہا ہو تو اس کی خطا معاف ہے بلکہ اسے اجتہادی خطا پر بھی اجر ملے گا (مسلم و بخاری و مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۲)۔

منا یا سہوہ جائزہ سود چتر رضی اللہ عنہا کا مولیٰ علیہ کے خلاف جنگ کرنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ مسئلہ اجماعی تھا اور اس میں غلط فہمی کی واضح گواہی مل جھوٹی اور صرف امیر معاویہ ہی نہیں بلکہ ام المومنین رضی اللہ عنہا بھی اس غلط فہمی کا شکار ہو گئیں۔ مجتہد کا اپنے موقف پر ڈالے رہنا یا اس سے رجوع کر لینا ایک انگ بحث ہے۔

پانچواں اجتہاد کی شرائط کچھ بھی ہوں، حضرت مہدائے امتیہ اماس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو مجتہد (فقہ) قرار دیا ہے (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۵۸)۔ لہذا یہ سوال آپ اپنی مہاس رضی اللہ عنہ سے پرچھے کہ مجتہد کی شرائط کیا ہیں اور آپ نے معاویہ کو فقہ کیسے قرار دیا ہے۔

سوال نمبر ۵۔ نبی پاک ﷺ کو بواسطہ یا بلا واسطہ گواہیاں دینے والا، تحقیق و توہین کرنے والا، بغض و عداوت دیکھنے والا، نافرمانی کرنے والا مومن ہے یا منافق و مرتد؟

جواب :- ۱۔ علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ اہل بیت اطہار علیہم السلام کو دی جانے والی وہ گالی جو نبی کریم ﷺ تک پہنچے گی اس سے مراد کسی گالی ہے (مرقاۃ جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۸)۔

۲۔ نبی کریم ﷺ کو گالیاں دینے والا، تحقیق و توہین کرنے والا، تصریح نافرمانی کرنے والا کافر ہے اگر پہلے مسلمان تھا تو اب مرتد ہو جائے گا۔

۳۔ نبی کو گالی دینے اور صحابی کو گالی دینے میں یہ فرق ہے کہ نبی کو گالی دینا کفر و ارتداد ہے اور اس کی سزا اٹل ہے۔ جب کہ صحابی کو گالی دینا فسق و فجور ہے اور اس کی سزا کوڑے مارنا ہے (اختصاص جلد ۲ صفحہ ۱۹۶)۔ یہ ایک عام آدمی کی بات ہو رہی ہے کہ اگر ایک عام آدمی صحابی کو گالی دے تو اسے کوڑے مارے جائیں۔ لیکن اگر سپاہی آپس میں کوئی غلط فہمی ہو جائے اور ایک صحابی دوسرے صحابی کو گالی دے تو یہ صورت حال بالکل مختلف ہے۔ دونوں طرف صحابی ہیں اور چٹ برابر کی ہے، اگرچہ وہ بات کافریں تھیں۔ یہاں ہمارے لیے مسئلہ کتنا لازم ہے۔

۴۔ مگر یہاں یہ بات واضح رہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مولیٰ علی کریم اطہوہ جہاں گھر میں کو بھی گالی نہیں دی۔ عربی زبان میں گالی کو بھی ”سب“ کہتے ہیں اور بارہنکی یا لانت لپٹ کرنے کو بھی سب کہتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ وہ آدمیوں نے نبی کریم ﷺ کی نافرمانی کی تو آپ ﷺ نے انہیں سب کیا۔ (سنن ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۳۶)۔

ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ اگر میں کسی مسلمان کو سب

کہوں یا اس پر لعنت لگجوں تو اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنادینا اور رحمت میں تبدیلی کر دینا (مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۲۳)۔

کیا کوئی مسلمان یہ اور کر سکتا ہے کہ حبیبہ کریم ﷺ نے کسی کو گالی دی ہوگی؟ مظلوم ہو گیا کہ عربی زبان میں سب بد قسم سے مراد کسی سے ناراضگی کا اظہار بھی ہوتی ہے۔ خصوصاً حضرت سوا علی کو سب کرنے سے کیا مراد تھی؟ اس کے بارے میں بھی حدیث سن لیجئے۔

ایک آدمی نے حضرت کل سے کہا کہ مدینہ کا ملاں امیر خنبر پر کھڑا ہو کر حضرت علی کو گالیاں دیتا ہے۔ حضرت کل نے پوچھا وہ کیا الفاظ کہتا ہے؟ اس نے کہا وہ حضرت علی کو "ابو تراب" کہتا ہے۔ حضرت کل فحش چڑے اور فرمایا اللہ کی قسم اس نام سے انہیں خود حضور ﷺ نے پکارا ہے اور خود حضرت علی کو یہ نام سب سے زیادہ دیا تھا (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۲۵)۔

داخیج رہے کہ اس حدیث شریف میں حضرت معاویہ کی ہاست ہی نہیں اور ہی۔ یہاں مردانہ بنی عجم کی ہاست ہو رہی ہے۔ جو مدینہ کا گورنر تھا۔

اس قسم کی باتیں جب حسب اور فقیہ پڑھیوں کے ہاتھ لگیں تو انہوں نے ایسی ہی باتوں کو یا صحیح کلامی اور برادرانہ لوگ بھوک کر گالیاں بنانا اور تاریخ کی کتابوں میں لکھ ڈالا۔ سب کا ترجمہ گالی پڑھ کر لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید یہاں غلو است میں یمن کی گالیاں دی گئی ہوں گی، حالانکہ کوئی مائی کا اول جلدیج کی کتابوں میں ایسی گندی گالیاں نہیں دیکھا سکتا۔

سوال نمبر 6۔ خلیفہ راشد کی اطاعت فرض ہے۔ فرض کا منکر و مخالف مومن ہے یا کافر؟

جواب :- خلیفہ راشد کی خلافت تحقیق ہو جانے اور ملے پا جانے کے بعد انکی اطاعت فرض ہے۔ لیکن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چونکہ ہم اطاعت کے لیے عنوان عثمان کے سبب تاویل موجود تھی اور اس وقت تک سیدہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت مستحکم بھی نہیں ہوئی تھی کہ انسانی فرض کا ترک ظہر ہی تھا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں جھٹ سے بدتمیزی کرنے کی ہوائے اب اور احتیاط کا دامن تمام حاضر و غای ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ **فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِنْهَا فَمِنْ غُلْبَتِهِمْ فَلْيُؤْخَذْ بِغُلْبَتِهِمْ فَلْيُؤْخَذْ بِغُلْبَتِهِمْ فَلْيُؤْخَذْ بِغُلْبَتِهِمْ** کے اختلاف کے باوجود اگر کوئی شخص کسی ایک کی بھی بیروی کر لے گا تو وہ اللہ کے نزدیک ہدایت پر سمجھا جائے گا (مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۳)۔ یہ فرض کی کتاب احتجاج طبری میں ہے کہ **الْخِلَافَةُ أَصْحَابُهَا لَكُمْ وَخِلَافَتُكُمْ لَكُمْ** معاویہ کا اختلاف تمہارے لیے رحمت ہے (اجتاج طبری جلد ۲ صفحہ ۱۰۶-۱۰۵)۔

حضور کریم ﷺ نے صحابہ کے اعتکاف کو رحمت قرار دیا ہے اور آپ اس اعتکاف پر انھیں جہنم داخل کر رہے ہیں۔ ایمان ہو کر قیامت کے دن سوا ملے اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک دسترخوان پر موجود ہوں اور آپ کی باتیں میں آپ کے گے کا بھندہ بن چکی ہوں۔ اللہ کریم اور شاعرانہ ہے وَلَوْ خُفِّفَ الْغَمُّ لَفُضِّفَ وَهُوَ مِنْ غَلِيٍّ اخْزَانًا غَلِيٍّ مُنْزَوٍ مُنْظَلًا بَيْنَ يَمَنِ الْمَوْتِ سَعَى تَارَاتِكِيَاں ختم کر دیں گے، وہ بھائی بھائی ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کے آئے سائے تختوں پر بیٹھے ہوں گے (تحریر: ۳)۔ مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ میں امید رکھتا ہوں کہ میں، طلحہ ذبیحہ اور عثمان انصاری لوگوں میں شامل ہوں گے جن کا ذکر اس آیت میں موجود ہے (تفصیلی جلد ۸ صفحہ ۳۷۱، ادا الہادیہ الیہا یہ جلد ۷ صفحہ ۲۳۹، بے شمار کتابیں)۔

سوال نمبر 7۔ ایک صاحب ایمان تمام ارکان و فرائض اسلام و صحیح ضروریات دین و ایمان پر پختہ یقین و ایمان رکھتا ہے۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کے اہل بیت اطہار و خلفائے راشدین، صحابہ کرام، اولیاء امت کا ادب و عشق رکھنے والا بھی و کار ہے۔ امیر معاویہ کو باغی جاننے سے کیا اس کا ایمان کامل نہیں؟ اگر آپ کے اعتقاد و ایمان و دلم میں تکمیل ایمان کا درجہ دار معاویہ کے سامنے پر حق ہے تو قرآن و سنت میں اس کے جو الہامی کیا دلائل ہیں؟

جواب:- یہی بات ایک گواہ پائی، خارجی اور باغی بھی کر سکتا ہے۔ یہ لوگ بھی ان سب چیزوں کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر اپنی مرضی کی صرف ایک ڈنڈی دیتے ہیں اور یہی اصل آپ کا بھی ہے۔

ثانیاً آپ نے سوال میں اپنے آپ کو صحابہ کرام، اولیاء امت کا ادب و عشق رکھنے والا بھی و کار لکھا ہے۔ لیکن امیر معاویہؓ کو کالیاں دینے کے بعد آپ کی یہ بات جھوٹی ثابت ہو گئی۔ نیز آپ نے سوال نمبر کیا رد میں لکھا ہے کہ خدی و حصب ملاں و صوفی معاویہ کی حمایت پر مصر ہے۔ یہ جملہ لکھنے کے بعد آپ خود کو اولیاء امت کا ادب و عشق رکھنے والا بھی و کار کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اور اگر آپ پرانے اولیاء کو مانتے ہیں تو ان اولیاء علیہم السلام رضوان کا حقیقہ بھی دینی قیام و ہمارا حقیقہ ہے۔ چنانچہ حضرت عمر بن عبدالحق، حضرت عمرو بن شرمیل، اہل بیت، حضرت عبداللہ بن مبارک، امام احمد بن حنبل اور حضرت داتا گنج بخش علیہم السلام کے روحانی مشاہدات اور حکایات ہم مقترب بیان کریں گے۔ یہاں ذرا دلوں کے سردار حضور سیدنا خاتم النبیین ﷺ کی جیلانی قدس سرہ کا ارشاد گرامی سن لیجیے۔ آپ فرماتے ہیں، امیر معاویہ اور حضرت طلحہ اور حضرت ذبیحہ رضی اللہ عنہم کا معاملہ تو وہ بھی حق پر تھے اس لیے کہ وہ غلیلہ مظلوم کے خون کا بدلہ لینا چاہتے تھے۔ اور کمال حضرت علیؑ کے لشکر میں موجود تھے۔ پس ہر طریق کے پاس جنگ کے

جواز کی ایک وجہ موجود تھی۔ لہذا ادارے کے سکوت اس سلسلہ میں سب سے اچھی بات ہے۔ ان کے معاملے کو اللہ کی طرف لوٹا دینا چاہیے۔ وہ سب سے بڑا حاکم اور بخیرین فیصلہ کرنے والا ہے۔ ادارہ کام تو یہ ہے کہ ہم اپنے محبوب پر نظر ڈالیں اور لوگوں کو گناہوں کی چیزوں سے اور اپنی ظاہری حالتوں کو تباہی انگیز کاموں سے پاک اور صاف رکھیں (کتبہ المصطفیٰ ص ۱۸۶)۔ اولیاءِ امامت بلکہ تمام اولیاء کے سرورِ جبرائیل فرما رہے ہیں: اے آپ نے پڑھ لیا ہے۔ ان اولیاء کو چھوڑ کر خدا جانے آپ کون سے اولیاء کے پیروکار ہیں۔

چنانچہ حبیب کریم ﷺ نے فرمایا کہ: *ذُفِرَ اِلَيَّ اَصْحَابِي وَ اَصْحَابِي عَصِيْرِي خَاطِرِ مِرَّةٍ صَحَابٍ* اور میرے سرِ مال کو کچھ نہ دکھا کرو۔ اگر امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کو صحابی ظن لیں آئے تو کم از کم محبوب کریم ﷺ کے سرِ مال دھتے کا ہی حیا کر لیا جاتا۔

راہِ نبویان کا دار و مدار قرآن و سنت کو ماننے، صحابہ و اہل بیت اطہار علیہم السلام کا ادب کرنے اور دیگر بہت سی باتوں پر ہے۔ امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کی اسی دار و مدار کا ایک حصہ ہیں جس طرح کسی بھی دوسرے صحابی کو گالی دینا یا چٹائی کرنا خود چٹائیوں والی حرکت ہے اسی طرح امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی گالی دینا یا چٹائی کرنا دوزخیوں والی حرکت ہے۔

ایک صحابی رسول ﷺ جوا لہ کو بالکل اسی طرح مانتا ہے جس طرح مولا علیؑ مانتے ہیں، مولا علیؑ ہی کی طرح نبی کریم ﷺ کو مانتا ہے، مولا علیؑ ہی کی طرح ایمان رکھتا ہے اور اسی کا دعویٰ کرتا ہے۔ مولا علیؑ خود فرمائی کہ میں اس سے اللہ پر ایمان اور اس کے رسول کی تصدیق میں زیادہ نہیں ہوں اور نہ ہی وہ مجھ سے زیادہ ہے، ہمارا معاملہ بالکل ایک جیسا ہے۔ غلط فہمی صرف عقولِ محکم میں ہے اور ہم اس خون سے بری ہیں (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۲۳)۔

تقریباً یہی بات بخاری اور مسلم کی حدیث میں بھی موجود ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: *اَللّٰهُمَّ الشَّاهِدُ خَلْقِي الْفَلَّاحُ الْبَقَّانُ عَظِيْمَتَانِ لَنْ يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا فُتْنَةٌ غَظِيْبَةٌ وَ ذُفُوْرٌ اَعْدَا وَ اَجْدَا* یعنی قسمت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو عظیم گروہوں کے درمیان زبردست جنگ نہ ہو، ان دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا (بخاری، مسلم جلد ۲ ص ۳۹۰، مشکوٰۃ ص ۳۶۵)۔ اس حدیث کی تفسیر میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان دو گروہوں سے مراد حضرت علیؑ اور حضرت معاویہؓ کے ساتھی ہیں۔ چنانچہ امیر المومنین سیدنا علیؑ المرتضیٰ فرماتے ہیں کہ *اَلْحَقُّ اَللّٰهُ اَبْقَا اَعْلَانَا* یعنی ہم پر جہاد کرنے والے ہمارے بھائی ہیں (مجتبیٰ جلد ۸ ص ۱۷۴، مآخذ الصحاح جلد ۳ ص ۱۷۴)۔ یہی حدیث شیعہ کی کتاب قرب الاسناد میں بھی موجود ہے (قرب الاسناد جلد ۱ ص ۱۷۴)۔

صفحہ ۵۴) کہ تو اب آپ بتائیے کہ ان صاف اور سیدھی باتوں کے باوجود امیر معاویہ کو گالیاں دینے کے لیے آپ کے پاس قرآن و سنت میں کیا دلائل موجود ہیں؟ جس شخص کو سولہ اعلیٰ ایمان اور اسلام میں مکمل طور پر اپنے جیسے اقراء میں، اُسے اپنا بھائی کہیں، نبی کریم ﷺ بھی اُن کی برابری کی تصدیق فرمائیں اور اُسے مسلمانوں کے گروہ میں سے اقراء میں، اُسے بھائی کہہ کر خود جہنم میں جانے کا شوق آپ پر کیوں سوار ہے؟

نبی کریم ﷺ نے سولہ اعلیٰ کو اپنا بھائی اقراء دیا ہے۔ سولہ اعلیٰ فرما رہے ہیں کہ معاویہ ہمارا بھائی ہے۔ اب بتائیے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور نبی کریم ﷺ کے درمیان کون سا رشتہ ثابت ہوا؟ دوسری طرف امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مشورہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ براہِ رشتہتی ہونا بھی قلم سے بالاتر ہے۔ اب بتائیے کہ امیر معاویہ کو کالی دنیا نبی کریم ﷺ کو کالی دینے کے مترادف ہے کہ نہیں؟

اب ذرا اپنے سوال کا جواب مکمل التحدیج یحییٰ کی ذہنی لفظ بلفظ سن لیجیے۔ امام زہری رحمت اللہ علیہ کو اہل بیت سے اتنی زیادہ محبت تھی کہ بعض لوگوں نے ان پر شیعہ ہونے کا قلم کر دیا ہے۔ یہی امام زہری رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمت اللہ علیہ سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا اسے زہری سن لے۔ جو شخص ابو بکر، عمر، عثمان اور علی کی محبت پر مراد اور اس نے گواہی دی کہ مشورہ مشورہ جنتی ہیں اور امیر معاویہ سے محمد بنی کا رد یہ کہہا، اللہ تعالیٰ اس کا مزدار ہے کہ اس سے حساب نہ مانگے (الہدایہ و انتہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۶)۔

حضرت ابو بکر علی تقدس سرہ نے صحیحہ فرمائی ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مثال صحابہ کرام کے لیے ایک پردے جیسی ہے۔ جس شخص نے آپ پر زبانِ حداری کر دی، اس کی جھجک اتر گئی اور اس کے لیے باقی صحابہ پر زبانِ حداری کا رد وازہ مکمل کیا (الہدایہ و انتہایہ جلد ۸ صفحہ ۷۷)۔

ایک اللہ کے دی نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ کے پاس ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور معاویہ موجود تھے۔ راشدہ کندی نے ایک شخص آیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ شخص ہم میں سے ہے۔ کندی نے کہا یا رسول اللہ میں ان سب میں سب نہیں کا D بلکہ صرف اس ایک معاویہ میں سب کا D ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم براہِ یمن کیا ہو میرا صحابی نہیں ہے؟ آپ نے یہ بات سنیں بار فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے ایک نذرہ پکڑا اور معاویہ کو دے دیا اور فرمایا یہ اس کے سینے میں مارو۔ انہوں نے اسے نذرہ مار دیا۔ میری آنکھ مکمل گئی۔ صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ راشدہ کندی کو

دست کے وقت کچ کچ کسی نے مار دیا ہے (الہدایہ اختیاریہ جلد ۸ صفحہ ۱۴)۔

اب آپ خود سوچ لیجیے کہ ایمان کی تکمیل کا اندازہ ادا میر سداویہ پر ہے یا نہیں۔

سوال نمبر 8۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَخْلَصَ مِنْ ظُلْمِ اَخْلَصَ بَيْنِيْ اَوْ ظُلْمُكُم اَوْ اَنْفَاۡنُ غُلْبِهِمْ اَوْ مَسْئَلُهُمْ" ہے
 حُکِ اللہ نے حرام کر دیا جنت کو اس شخص پر جس نے میرے اہل بیت پر ظلم کیا یا ان سے جنگ کی یا ان
 سے جنگ کرنے والے کی اعانت و مدد کی یا ان کو گالی دلی " یہ سب کام سداویہ نے کیے اس حدیث کی رو
 سے سداویہ کے جہنمی ہونے میں قطعاً شک نہ رہا لیکن حواری ملاں اپنے مطروعوں کے قتل ہوتے پر سداویہ
 کو گھسیٹ گھسیٹ کر جنت لے جانے کی کوشش میں کامیاب ہوئے یا خود بھی اس کے ساتھ جہنم کا
 ایدھن نہیں گئے؟

جواب:۔ اولاً آپ نے اس حدیث کا حال نہیں دیا۔ ثانیاً اہل بیت کی تین اقسام ہیں۔ سب سے بڑی
 اور حقیقی قسم اہل بیت ہے وہ اذعان مطہرات اور چار شہزادیاں ہیں۔ اذعان مطہرات کا اہل بیت ہونا
 سورۃ احزاب میں نص سے ثابت ہے۔ دوسری قسم داخل اہل بیت ہے جن میں موالی اور حصین کریمین شہیم
 ارضوان شامل ہیں۔ تیسری قسم لاحق اہل بیت ہیں جیسے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور اُمت کے منتخب
 لوگ (کلی سالہ مدد صفحہ ۹۳)۔

اب آپ بتائیے جب موالی اور ام المؤمنین حائضہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کی جنگ ہوئی تو
 دونوں طرف اہل بیت تھے کہ نہیں؟ اور سیدہ صدیقہ اہل زوجہ کی اہل بیت ہیں کہ نہیں؟ اہل بیت ہونے
 کے ساتھ ساتھ وہ موالی کی ماں تھیں کہ نہیں؟ اور قرآن کے مطابق ماں کو انک کہنا بھی صحیح ہے کہ نہیں؟
 اب آپ کا موالی پر کیا فتویٰ ہوگا؟

ہمارے نزدیک اس جنگ میں بھی غلط فہمی ہوئی تھی اور اس جنگ میں بھی غلط فہمی۔ تحقیق کے
 لحاظ سے موالی کا موقف درست تھا مگر فرق یہی ہے کہ جو کمال بیت تھا۔ ان کی شان میں بدتمیزی
 کرنا بدعتِ اولیٰی مع ہے۔ حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے درمیان غلط فہمی کا ذکر قرآن میں موجود ہے،
 چوتھ بھائی اپنے بڑے بھائی بھائی کے ہارے میں غلط فہمی کا ذکر ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
 حضرت ہارون علیہ السلام کو دلازمی سہارک سے اور سر کے بالوں سے پکڑ لیا (حاصل لفظ: ۹۴)۔ ایک عالمی
 دین کو دلازمی سے پکڑا کھر ہے تو ایک فقیر کو دلازمی سے پکڑنا کتنی بڑی بات ہوگی؟ لیکن چونکہ یہ بڑوں کا
 معاملہ ہے لہذا ہمیں دلچسپی کی وجہ سے خاموش رہنا چاہیے۔ موالی اور سیدہ صدیقہ میں غلط فہمی ہوگئی (عام

کتبہ چریج)۔ سولہ اہل اور سیدہ اشہاء میں، جھگڑا ہوا اور سیدہ اشہاء اور دھوکہ کر لی کریم ﷺ کے ہاں پہلی گئیں۔ اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **عَنِ الْخَطْبَاءِ الْأَخْضَنِيَّاتِ** جس نے غلام کو بارش کیا اس نے مجھے چرائیں کیا (بخاری جلد ۱ ص ۵۳۲)۔

اگر آپ میں معمولی بھی خدا بخوانی اور احتیاط کا دائرہ موجود ہے تو اس خطرناک صورتحال میں خاموشی کو ترجیح دیں گے اور اگر قسمت پھٹ چکی ہے اور بد بختی غالب آگئی ہے تو بھاری بجلی کے خطرناک تاروں میں انکشت زنی کرتے رہیے۔ اہل سنت ایسے معاملات میں ادب کی وجہ سے خاموش رہا کرتے ہیں۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے میرے اہل بیت سے جنگ کی اس کے ساتھ میری جنگ ہے اور جس نے ان سے صلح کی اس سے میری صلح ہے۔ آپ کو حضرت امیر معاویہ کا سولہ اہل سے جنگ لڑنا چریج میں نظر آ گیا ہے تو فرمائیے کہ اس جنگ کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہم سے صلح کرنا نظر کیوں نہیں آتا؟

سوال نمبر 9۔ من عادلی و لیا لقتلہ بالحر بملتی جس نے میرے ولی سے عداوت مخالفت کی میرا اس سے اعلان جنگ ہے تو جس نے میرا امام کا دلایہا سے جنگ و جدال کا سلسلہ جاری رکھا اور خطہ ہمد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ سے محبت کرنے والوں پر لعن طعن کرنا اور کرنا رہا اس کے خلاف اللہ تعالیٰ کے احکامات جنگ کی شدت کا کیا عالم ہوگا۔ آپسے ٹھیس پر اللہ کا غضب ہے یا رحمت؟

جواب:- من عادلی و لیا میں سولہ اہل کا خصوصی نام نہیں ہے بلکہ جس طرح سولہ اہل کے ولی ہیں اسی طرح امیر معاویہ بھی اللہ کے ولی ہیں۔ ہاں وہ بات کا فرق ضرور ہے۔ وہ بات اور مراتب کا فرق جس طرح انبیاء علیہم السلام میں پایا جاتا ہے اسی طرح صحابہ کرام بھی سادے ایک جیسے نہیں ہیں۔ آپ نے یہ حدیث اس طرز سے نقل کی ہے کہ امیر معاویہ اللہ کے ولی نہیں ہیں۔ یہ آپ کا خانہ ساز مفرط حد ہے جس کی تردید ہم ساتھ ساتھ کرتے آ رہے ہیں۔ اور یہ جنگ ایک ولی کی دوسرے ولی کے ساتھ تھی جس طرح اہل بیت کی ہا بھی رہائش تھیں۔ اللہ کے ان پیاروں پر ہا بھی جھگڑوں کے باوجود رحمت ہی رحمت ہے اور انھیں برا کہنے والوں پر اللہ کا غضب ہے خود اور انھیں سول یا خارجی۔

سوال نمبر 10۔ ”مومن ہی علی سے محبت کرے گا اور منافق ہی علی سے بغض رکھے گا“۔ معاویہ کا زندقہ ہر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ و جدال کرنا اور ان پر لعن طعن کرنا اور کرنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی

علامت ہے یا بغض کی؟ اس حدیث اور کردار معاویہ کی روشنی میں معاویہ مؤمن ہے یا منافق؟

جواب :- امیر معاویہ کے دل میں سواطلی کا بغض نہیں تھا۔ اور نہ ہی وہ جنگ و جدال بغض کی بنا پر تھا۔ جس طرح سیدنا موسیٰ و سیدنا ہارون علیہما السلام کے دلوں میں ایک دوسرے کا بغض نہ تھا مگر حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون علیہما السلام کی داڑھی مبارک پکڑ لی اور جس طرح سواطلی کے لیے سیدنا نضر رضی اللہ عنہا کے دل میں بغض نہ تھا مگر پھر بھی جنگ ہوئی اور سیدنا النساء فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا اور سواطلی کے درمیان جنگ اور معلوم ہوا کہ جنگ یا جھگڑے کے لیے بغض کا ہونا ضروری نہیں۔

سوال نمبر 11۔ مسئلہ اسلامیہ کے تمام اہل حق کا یزید کے لطیف و چمکی ہونے پر اجماع ہے۔ جبکہ یزید اقل (امیر معاویہ) جو یزیدیت کا بانی اور اسے تقریت دینے والا انتظامت کو پروان چڑھا کر تنہا ملت کو تباہ کرنے والا قرطبہ، دین اور حکومت کی تباہ قائم کرنے والا۔ اہل آل و اصحاب باقی کا کردار یزید کے کثوت سے بڑھ کر بدتر ایمان سوز اور دین کش ہے۔ ہاں ہر ضدی و متعصب لماں و مصلیٰ یزید اقل (معاویہ) کی حمایت پر مصر ہے۔ کیا یزید اقل (معاویہ) اور یزید ثانی کے کردار و کثوت میں مماثلت نہیں ہے؟

جواب :- اولاً آپ کے بقول جب مسئلہ اسلامیہ کے تمام اہل حق کا یزید کے لطیف و چمکی ہونے پر اجماع ہے تو پھر آپ ہی بتائیے کہ وہی اہل حق امیر معاویہ کے چمکی ہونے پر متفق کیوں نہیں ہوئے؟ جب کہ آپ ہی کے بقول امیر معاویہ یزیدیت کا بانی اور یزید کے کثوت سے بڑھ کر بدتر ایمان سوز اور دین کش ہے۔ اس کے لیے آپ کو کھیلنا پانی اور محنت کیوں کرنا پڑ رہی ہے۔ آپ کم از کم سیدنا امام حسین علیہ السلام کی مانتے ہی ہوں گے۔ ہمیں بتائیے کہ انہوں نے چھوٹے یزید کے خلاف کھوار کیوں اٹھائی اور بڑے یزید کے خلاف کھوار کیوں نہ اٹھائی؟ یہ سوال حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ کی طرف سے آپ پر وارد کیا جا رہا ہے (کشف المحجوب صفحہ ۷۷)۔ آپ اپنے سوال نمبر 7 میں اولیاء امت کا ادب و عشق رکھتے اور ہر کار ہونے کا دعویٰ کر چکے ہیں۔ لہذا حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ کی ہر دلی کرتے ہوئے امیر معاویہ کو اہل حق مان لیجئے اور دایا، اللہ کی ہر دگاری کا فریب دینا چھوڑ دیجیے۔

ثانیاً آپ نے حضرت امیر معاویہ کو یزید اقل، بدتر ایمان سوز اور دین کش کہا ہے۔ ہم یہ معاملہ اللہ والہ کمال کے سپرد کرتے ہیں جو بڑی غیرت و اقدار ہے *لنستغلقن این الغلب تغلب*۔ ہم زیادہ سے زیادہ صبیحہ کریم ﷺ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے یہی عرض کر سکتے ہیں کہ *لنغلبن علیٰ شرکم معاویہ* کو

کالیاں رہتے والدہ ہمارے شر پر اللہ کی لعنت (ترجمہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۵)۔

جی! امیر معاویہ اور یزید کے کردار میں آپ کی مڑوہ نہ ٹھٹھکتی تھی۔ چہ نسبت خاک و رملہ عالم پاک۔ مولا علی فرماتے ہیں کہ میں امیر معاویہ سے بیز نہیں۔ بلکہ ہم میں تحمل مماثلت ہے۔ مولا علی نے امیر معاویہ کو اپنا مماثل قرار دیا ہے (نگاہ الہامہ صفحہ ۴۲۴)۔ اور آپ انہیں یزید کا مماثل بلکہ اس سے بھی بدتر کہتے ہیں۔ صوفی کبریٰ ماکر جواب دیجیے۔ آپ نے مولا علی کو کیا کہہ دیا ہے؟ معاذ اللہ

سوال نمبر 12۔ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَالْحَقُّ لِلَّهِ وَالْبَاطِلُ لِلْكَافِرِينَ وَالْحَقُّ لِلَّهِ وَالْبَاطِلُ لِلْكَافِرِينَ ترجمہ اور حق کو باطل کے ساتھ مت ملاؤ اور حق کو چھپاتے ہو اور تم جانتے ہو تو کیا ایک باقی دین و ملت کو صحابہ میں ملاؤ اس آیت کا انکار اور صحابہ کی توہین نہیں؟ اور کیا قرآن کی ایک آیت کا انکار کر لیں؟

جواب:- امیر معاویہ باقی دین و ملت نہیں تھا۔ بلکہ صحابی تھا۔ ہم حدیث شریف کچھ بچے ہیں کہ صحابہ اختلاف رحمت ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۴، احتجاج طبری جلد ۲ صفحہ ۱۰۵-۱۰۶)۔ اور جنگ کے باوجود امیر معاویہ مسلمان ہیں (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۳۰)۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں صحابی ہی مانا ہے اور فقیر بھی (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۳۱)۔ لہذا امیر معاویہ کو صحابی کہنا حق و باطل میں تمیز نہیں ہے۔ بلکہ انہیں باقی دین و ملت کہا محبوب کریم ﷺ کی صحیح اور سراج حدیث سے مگر لٹا ہے مولا علی اور امیر معاویہ دونوں حق ہیں جب کہ یزید باطل ہے امیر معاویہ کی یزید کے ساتھ ملا حق و باطل کی تمیز ہے۔

اس سوال میں امیر معاویہ کو صحابی ماننے سے حق و باطل کی تمیز ثابت کرنا اور پھر اس پر وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ کو چھپان کرنا جو اس موضوع پر بطور غرض وارد بھی نہیں ہوئی اور پھر امیر معاویہ کو صحابی ماننے کو اس آیت کے انکار کے مترادف قرار دینا ایسی حرکت ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ سوال کوٹنے والا آدمی یا تو نہ عالم نہیں ہے۔ اس طرح کی جاہلانہ حرکتیں بعض دوسرے سوالوں میں بھی پائی جاتی ہیں جن پر ہم نے بحث نہیں کی بلکہ خود حسی غبن سے کام لے کر مسائل کے مضمون کو سیدھا کر لیا ہے۔

ایسے لگتا ہے کہ مسائل نے صرف اس ایک موضوع پر چند کتابیں پڑھ لی ہیں اور کسی بد تمیزی صحبت میں یکھ وقت گزارنے کی وجہ سے حد پھٹ ہو گیا ہے۔

مسائل کو جہالت کی وجہ سے اصل سوال اٹھانے کا سلیقہ نہیں آیا۔ ذیل میں ہم ازراہ احسان دو سوال خود اٹھا کر اس کا جواب دے رہے ہیں۔

سوال:- حدیث بخاری کے آخری الفاظ قَدْ عَهِدَ إِلَى الْجَنَّةِ وَبَعْدَ ذَلِكَ إِلَى النَّارِ سے معلوم ہو رہا

ہے کہ حضرت عمار کا موافق جنتیوں والا تھا اور حضرت امیر معاویہ کا موافق جہنمیوں والا تھا۔

جواب :- ان الفاظ سے حضرت عمار ؓ کے عقائد کیلئے جہنم کا استحقاق ثابت ہو رہا ہے بشرطیکہ انہوں کی بخشش کا کوئی دوسرا سبب موجود نہ ہو۔ حضرت امیر معاویہ ؓ کی بخشش کے لیے ثواب سبب موجود ہیں۔ مثلاً جس مسلمان نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا وہ ہرگز جہنم میں نہیں جائے گا (ترمذی، مشکوٰۃ، ص ۵۵۴)۔ حدیث ترمذیہ (بخاری جلد ۱ ص ۳۱۰) سیدنا امام حسن سے روایت ہے (بخاری جلد ۱ ص ۵۳۰) وغیرہ۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اَلَا تَرَوْنَ اَجَلَ الْمُسْلِمِ اِنْ يَمْسُكْهُمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ لِيهِ الْقَاتِلُ يَمْنَحُ جِبَدًا وَمُسْلِمَانِ تَوَارِيحُ لِي كَرَّآءُ مَنَعَ سَائِفَآءَ مَا كُنِيَ تَوَاقُلًا اَوْ مَقْتُولًا وَدُلُوسٍ جَمْعِيٍّ هِيَ (مسلم جلد ۲ ص ۸۹ بخاری جلد ۱ ص ۹)۔ اس حدیث کی شرح میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے ایسا قاتل اور مقتول مراد ہیں جن کے پاس جنگ کے لیے کوئی تاویل اور پھانہ موجود نہ ہو اور ان کی جنگ محض تصعب کی بنا پر ہو۔ اور ان کے جہنم میں جانے سے مراد یہ ہے کہ وہ جہنم کے حق دار ہوں گے لیکن اگر اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دے تو یہ ایک الگ بات ہے۔ اہل حق کا یہی مذہب ہے اور اس طرح کی تمام احادیث میں یہی تاویل ضروری ہے۔ صحابہ کرام کے درمیان جس قدر جنگیں ہوئی ہیں وہ اس دھند میں داخل نہیں ہیں۔ اہل سنت اور اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ صحابہ کرام کے بارے میں صحت قرین سے کام لیا جائے اور ان کے باہمی جھگڑوں کے بارے میں زبان کو لگام دی جائے اور ان کی جنگوں کے بارے میں تاویل سے کام لیا جائے۔ صحابہ مجتہد تھے اور ان کے پاس جنگ کی مقول وجہ موجود تھی۔ انہوں نے ظہرانی کا رادہ ہرگز نہیں کیا اور نہ ہی دنیا کے لیے جنگ لڑی ہے بلکہ ہر فریق نے یہی سوچا کہ وہ حق پر ہے اور اس کا مخالف باقی ہے اور اس کے خلاف جنگ لڑنا واجب ہے تاکہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع کرے۔ ان میں سے بعض کا موافق درست تھا اور بعض کو غلطی لگی ہوئی تھی۔ وہ اپنی اس غلطی میں مضبوط تھے۔ ان کی یہ غلط اجتہادی تھی اور مجتہد سے جب خطا ہوتی ہے تو وہ کتاب کا نہیں ہوتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان جنگوں میں حق پر تھے۔ یہ ہے اہل سنت کا مذہب۔ ایسی صورت حال میں فیصلہ کرنا بہت مشکل تھا حتیٰ کہ صحابہ کرام کی اچھی خاصی تعداد ہجرت کا فرائض کر دیں۔ وہ دونوں گروہوں سے الگ ہو کر کھڑے رہے اور کسی کی طرف سے بھی جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ اگر انہیں چھین ہوتا کہ حق کس طرف ہے تو وہ ضرور حق کا ساتھ دیتے اور پیچھے ہٹ کر کھڑے نہ ہوتے (شرح التوہی مکی مسلم جلد ۲ ص ۳۹۰)۔

اگر حدیث عمار کو ان کے ظاہر پر دہنے دیا جائے اور ایک گروہ کو جہنمی کہا جائے تو بخاری بخاری کہہ

بخاری اور مسلم کی مختلف حدیث دونوں گروہوں کو سواۓ اللہ جہنمی بنا دے گی۔ اب آپ خود ایسا کیجیے کہ آپ کو ان احادیث میں تاویل منظور ہے یا سواۓ اعلیٰ امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کو جہنمی کہہ کر خود جہنم میں جانا منظور ہے۔

من ذلک لعلکم کہ ایں کن دآں کن

مصلحت میں دکار آساں کن

ترجمہ:- میں نہیں کہتا کہ یہ کر یا دکر۔ مصلحت دیکھ اور جو کام آسان لگتا ہے دکر۔

حضرت امیر معاویہ ؓ کے خصوصی فضائل

حضرت امیر معاویہ ؓ سے اگلے سال یعنی سات ہجری میں مسلمان ہوئے۔ نبی کریم ﷺ کے سرمبارک کے بال کاٹنے کا شرف حاصل کیا۔ آپ کی ہمشیرہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا تمام موتین کی ماں اور محبوب کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ ان کی ہمشیرہ حضرت سمودہ رضی اللہ عنہا سیدنا امام حسین ؑ کی ماں ہیں۔ آپ نے اسلام لانے سے پہلے مسلمانوں کے خلاف کسی جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ سب سے پہلا بھری بیڑا تیار کر لیا۔ چالیس سال تک مسلمانوں پر قابض رہے۔

بخاری شریف میں فضائل:- ۱۔ آپ نے نبی کریم ﷺ سے ایک سو تین خط احادیث روایت فرمائی ہیں جن میں سے بعض صحیح بخاری بھی کتابوں میں موجود ہیں۔ چنانچہ ایک زبردست حدیث جو عثمان کے مذہب و مسلک کی جان ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی اللہ بڑا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں، اس کے دوازی حضرت امیر معاویہ ؓ ہیں (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۶)۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے میری چالیس احادیث میری امت تک پہنچائی ہیں اللہ تعالیٰ اسے فقہ بنا کر اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا (مشکوٰۃ صفحہ ۳۶)۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ ؓ ہذا اسے خود صحابی اور فقہ ہیں۔ اور اس حدیث کی روشنی میں فقہ کے درجے کو پہنچانے والی چالیس احادیث سے چار گنا زیادہ احادیث کے دوازی ہیں۔ یہ سچ بلکہ حقائق کوئل کیا۔

۲۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ حبیب کریم ﷺ نے فرمایا میرا بیٹا حسن میری امت کا سردار ہے اور ایک وقت آنے کا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ادرے مسلمانوں کے دوڑے بڑے گروہوں میں مسخ کرے گا (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۲۰)۔

اس حدیث میں جن دو گروہوں کا ذکر ہے ان میں سے ایک گروہ امام حسن کا اور دوسرا گروہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کا ہے۔ ان دنوں میں صلح اس وقت ہوئی تھی جب سولہ اہل اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان جنگ ہو چکی تھی اور حضرت عمار بن یاسر ؓ شہید ہو چکے تھے۔ اس شہادت کے واقع ہو جانے کے باوجود محبوب کریم ﷺ نے شہید کرنے والوں کو قتل منسلک نہ کیا ہے یعنی مسلمان گرو۔

۳۔ اسی صحیح بخاری میں ایک اور حدیث اس طرح ہے کہ **أَوَّلُ خَنْبِزٍ مِنَ الْخَنْبِزِونِ الْبَخْزِونِ** **لَقَدْ أَزْجَبُوا لِي** یعنی میری اُمت کا پہلا فکرم جو سعد پار جہاد کرے گا اُن پر جنت واجب ہو چکی ہے (بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۱۰)۔ سب سے پہلے سعد پار جہاد کرنے والے حضرت امیر معاویہ ؓ ہیں اور اس حدیث میں اُن کی واضح اور درست مقصد موجود ہے **هِيَ هَذَا الْخَنْبِزِونِ خَنْبِزَةُ الْبَخْزِونِ** (عاشیہ بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۱۰)۔

لفظ کی بات یہ ہے کہ خارجی حضرات اسی حدیث کے اگلے الفاظ **أَوَّلُ خَنْبِزٍ مِنَ الْخَنْبِزِونِ الْبَخْزِونِ** سے زیادہ منظور ہونا ثابت کرتے ہیں اور واقعی حضرات حضرت امیر معاویہ ؓ کے جتنی ہونے کے بھی منکر ہیں۔ یہ دونوں احتجاجاً پسند نہ لے ہیں جبکہ اہل سنت کا مسلک اسی کے مبنی میں ہے اور ادا احتیاط کا آئینہ دار ہے۔

۴۔ حبیب کریم ﷺ نے ایک مرتبہ دعا فرمائی **اللّٰهُمَّ دَارُكُمْ فَتَاهِي فَتَاهِي دَارُكُمْ فَتَاهِي فَتَاهِي** یعنی اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے صبح میں برکت دے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کے لیے بھی دعا فرما گئی۔ آپ ﷺ نے بکرونی دعا فرمائی مگر مجھ کے لیے دعا نہ فرمائی۔ تم یار ایسا ہی ہوا۔ ہر بار صحابہ کرام نے مجھ کے لیے دعا کرنے کی درخواست کی۔ آخر کار آپ ﷺ نے فرمایا **هَذَا كَفَرٌ لَا زِلَّ وَلَا نَحْسٌ وَلَا يَطْلُعُ لَوْنُ الشَّيْطَانِ** یعنی مجھ میں دلوں اور نچتے ہوں گے اور وہاں سے شیطانی گرو نکلتے گا (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۵۱)۔

اس حدیث میں مجھ کے خارجیوں کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے مجھ کے لیے دعا فرمانے سے انکار کر دیا۔ اگر حضرت امیر معاویہ ؓ بھی خارجی یا غلام آدمی ہوتے تو آپ ﷺ شام کے لیے بھی دعا نہ فرماتے۔ آپ ﷺ کا صبح اور شام دونوں کے لیے دعا فرمانا اس بات کا ثبوت ہے کہ یحییٰ اور شامی نبی کریم ﷺ کے نزدیک مجھ میں کی طرح ناچندیدہ نہیں تھے۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ معاویہ کو کچھ نہ کو اور رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہے (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۳۱)۔

۶۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ امیر المومنین معاویہ کا کیا کریں؟ صرف ایک

ترہ پڑتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ اپنے طوہ پر ٹھیک کرتا ہے، امیر معاویہ فقہ ہے (بخاری جلد ۱ ص ۵۳۱)۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ بات اس وقت فرمائی جب جنگ صفین ہو چکی تھی، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ شہید ہو چکے تھے بلکہ سواصلی کا دور خلافت بھی گزر چکا تھا۔ یہ ساری باتیں امیر المومنین کے نقطہ سے ظاہر ہو رہی ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت معاویہ کا امیر المومنین کہا گیا اور آپ نے انکی تردید کرنے کی بجائے انھیں خلیفہ کہہ دیا۔ بتا ہے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں آپ کا کیا فتویٰ ہے جو حبیب کریم رضی اللہ عنہ کے خاندانِ اقدس کے فردِ عظیم ہیں۔

۷۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم رضی اللہ عنہ کے ہال مبارک کا نئے کا شرف حاصل کیا (بخاری جلد ۱ ص ۲۲۳)۔

مسلم شریف میں فضائل :- حضرت ابوسلمان بن حرب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے تمنا چیزیں مانگتا ہوں، آپ مجھے عطا فرمادیں۔ فرمایا کیا مانگتے ہیں عرض کیا میرے پاس عرب کی سب سے حسین و جمیل بیٹی اُمّ حبیبہ موجود ہے، میں اسے آپ کے نکاح میں دیتا ہوں۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ عرض کیا آپ معاویہ کو اپنا کاتب بنالیں۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ عرض کیا آپ مجھے عمارت سونپ دیں تاکہ میں جس طرح مسلمانوں کے خلاف جنگ کرتا رہا ہوں اب مشرکین کے خلاف جنگ کر کے بدلہ سوار سکوں۔ فرمایا ٹھیک ہے (مسلم جلد ۲ ص ۴۰۳ صحیح بخاری جلد ۱ ص ۱۹۳۲)۔ اس واقعہ سے پہلے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم رضی اللہ عنہ سے ہو چکا تھا۔ حضرت ابوسلمان رضی اللہ عنہ اپنے مسلمان ہونے کے بعد اسی نکاح کی تجدید اور اس پر اپنے گھس اطمینان کی بات کر رہے تھے (شرح ترمذی جلد ۲ ص ۴۰۳)۔

ترمذی شریف میں فضائل :- نبی کریم رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ اسے اللہ اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے (ترمذی جلد ۲ ص ۲۲۳)۔

۲۔ اسے اللہ اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے (ترمذی جلد ۲ ص ۲۲۳)۔

۳۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معاویہ کو ہمیشہ اچھے فتنوں سے یاد کیا کرو۔ میں نے رسول اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اسے اللہ اسے ہدایت دے (ترمذی جلد ۲ ص ۲۲۳)۔ البیہقی (التہذیب جلد ۸ ص ۱۲۹ واللفظ)۔

مسند احمد میں فضائل :- ۱۔ اے اللہ صوابہ کو کتاب اور حساب سکھا اور اسے آگ سے بچا (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۵۷، مجمع الزوائد ج ۱ صفحہ ۱۹۲)۔

۲۔ حضرت امیر مومنین ؑ نے سفارہ مردہ کے درمیان سہی کرنے کے بعد مردہ کے پاس نبی کریم ﷺ کے ہاتھ رکھنے کا۔ یہ حدیث مسند امام احمد میں کئی سندوں کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔ حضرت مہدی بن عباس ؑ اس کے دہلی ہیں۔ جب آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی تو لوگوں نے پوچھا کہ یہ حدیث خود مولا سے ہم تک پہنچی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ مولا یہ رسول اللہ ﷺ پر بہتان باوجود حق ﷺ آئی نہیں تھا (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰)۔

سفین سعید بن منصور میں فضائل :- ۱۔ حضرت نعیم بن ابی حمزہ نے چار سے روایت کرتے ہیں کہ میں جنگ صفین میں حضرت علی کا ساتھی تھا۔ جب نماز کا وقت آیا تو ہم نے بھی اذان دی اور امیر مولا یہ سے گفتگو کی بھی اذان دی۔ ہم نے اقامت پڑھیں انہوں نے بھی اقامت پڑھی۔ ہم نے بھی نماز پڑھی انہوں نے بھی نماز پڑھی۔ میں نے دلوں طرف سے گن ہونے والوں کے بارے میں سوچا۔ جب مولا علی ؑ نے سلام پھیرا تو میں نے عرض کیا کہ ہماری طرف سے گن ہونے والوں اور ان کی طرف سے گن ہونے والوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: *من قبلنا و من بعدنا و من قبلنا و من بعدنا و من قبلنا و من بعدنا و من قبلنا و من بعدنا*۔ *فدخل الجنة* یعنی خود کوئی ہماری طرف سے مارا گیا ہو یا ان کی طرف سے مارا گیا ہو اگر اس کی میت اللہ کی رضا اور جنت کی طلب تھی تو وہ جنت میں گیا (سفین سعید بن منصور جلد ۲ صفحہ ۳۴۳)۔

۲۔ حضرت مرد بن خرجمیل صحابی تابعی دامتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ صفین میں حصہ لینے والوں کے بارے میں حذب بن تھا کہ فریقین میں سے افضل کون ہے۔ میں نے اللہ کریم سے عرض کیا کہ میری رائے اثنائی فرماتے جس سے میری تسلی ہو جائے۔ مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ مجھے علی بن ابی طالب جنت میں لے جایا گیا۔ میں حضرت علی کے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا جو سبز بارے میں اور چلتی خمریوں کے پاس موجود تھے۔ میں نے کہا سبحان اللہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ آپ لوگ تو وہی ہیں جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ وہ کہنے لگے ہم نے اپنے رب کو رؤف اور رحیم پایا۔ میں نے کہا حضرت مولا یہ کے ساتھیوں پر کیا گزری؟ انہوں نے کہا وہ حقیرے سے سامنے موجود ہیں۔ میں دھر کو بڑھا تو سامنے ایک قوم تھی جو سبز بارے میں اور چلتی خمریوں کے پاس موجود تھی۔ میں نے کہا سبحان اللہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ آپ لوگ تو وہی ہیں جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے کہا ہم نے اپنے رب کو رؤف اور رحیم پایا (سفین

سعدی منصور چلہ ۲ ص ۳۰، مصطفیٰ بن ابی شیبہ چلہ ۸ ص ۲۲ (کے)۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں فضائل نہ ایک سطر اور یہ اس کا حوالہ گزر چکا ہے۔

صحیح ابن حبان میں فضائل :- اس کے دو حوالے مسلم شریف اور مسند احمد میں فضائل کے ضمن میں گزر چکے ہیں۔

و دیگر کتب میں فضائل :- ۱۔ بحی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یا غفرلہ این ولایت انرا اَللّٰہی اَہْلُ
وَ اَعْبَادُ یعنی اے معاویہ جب آپ کو حکومت ملے تو اللہ سے ارادت۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ حضور کریم ﷺ کے اس ارشاد کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ میں حکمرانی میں جگہ کیا جاؤں گا (مسند احمد
جلد ۴ صفحہ ۱۳۶، مسند ابی یوسف جلد ۵ صفحہ ۲۹، البدایہ و النہایہ جلد ۸ صفحہ ۳۳، مجمع الزوائد جلد ۹
صفحہ ۳۵۵، دلائل النبی ﷺ جلد ۹ صفحہ ۳۳۶)۔

۴۔ اللہ اور اس کا رسول معاویہ سے محبت کرتے ہیں (تفسیر الجہان صفحہ ۱۴)۔

۳۔ حضرت امیر معاویہ کا یہ وہی حصہ تھی کریم ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے حضور لیا کہ معاویہ کو کاہب وہی بنا یا جانے والی تھیں۔ حضرت جبریل نے عرض کیا اس سے کتابت کروایا کریں وہ (یعنی ہے) (الہادیہ الثانیہ جلد ۸ صفحہ ۱۴)۔

۴۔ امام بخاری رحمت اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں حضرت دمشق رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ کھان مغلوں نے اذک الفہی رحمہ اللہ فقال یا مغلوں یا مغلوں منکب قال بطنی قال اللہم اذکوا جملہ و جملہ یعنی ایک مرتبہ حضرت حادویہ رحمہ اللہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا اے حادویہ تیرے جسم کا کون سا حصہ میرے قریب ہے؟ عرض کیا میرا پیٹ۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ اسے علم اور حلم سے بھر دے۔ (الخصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۴۹۳)۔

۵۔ معاویہ بنی امیہ کا سب سے عظیم اور سنی آدمی ہے (تفسیر القرآن ج ۱۲)۔

۶۔ اسے اللہ مہار کی جنت میں داخل فرماؤ اذ جلد الخشنۃ (الہادیہ النہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۴۸)۔

۷۔ ایک مریض ایک دینی بھائی نے نبی کریم ﷺ سے کہا مجھ سے کشتی لڑیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پاس موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا میں تم سے کشتی لڑتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے دعا دی کہ معاویہ کبھی مغلوب نہیں ہوگا۔ حضرت امیر معاویہ نے اس سے کشتی لڑی بلکہ اسے کچھا ڈر دیا۔ مولا علی رضی اللہ عنہ لڑا کرتے

تھے کہ اگر مجھے یہ حدیث یاد ہوتی تو میں معاویہ سے بھی جنگ نہ لڑتا (الخصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۹۹)۔

۸۔ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا: **ذُكِرَ إِلَى أَصْحَابِي وَأَصْحَابِي عَنِ، قُلُنَ مِنْهُمْ قَوْلُهُ لَقَدْ أَهَلَّ وَالْفَلَاحُ لِلْكَافِرِ وَالْكَافِرِ أَهْلُهُ** یعنی میری خاطر میرے صحابہ کا اور میرے سرسراہ کو کچھ نہ کہا کرو، جس نے ان کو کالی دی اس پر اللہ کی لعنتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے (الہدایہ والفتاویٰ جلد ۸ صفحہ ۱۳)۔ واضح رہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے برادر بستی یعنی آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں۔

۹۔ حضرت طلحہ بن عمرو رضی اللہ عنہما وطلحہ بن عمرو صحابی ہیں جن کے بھتیجے ہونے کی بشارت نبی کریم ﷺ نے دی ہے اور یہ دونوں صحابی مشرہ میں شامل ہیں (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۱۵، ابن ماجہ صفحہ ۱۲، ۱۳)۔ جب کہ یہ دونوں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فکر میں شامل تھے اسی کی شہادت سواطلی کے فکر کے ہاتھوں ہوئی۔ اب بتائیے، حضرت عمار بن یاسر کی شہادت حضرت امیر معاویہ کے فکر کے ہاتھوں ہوئی اور حضرت طلحہ بن عمرو کی شہادت سواطلی کے فکر کے ہاتھوں ہوئی، جب کہ شہید ہونے والے ان سب صحابہ کے بھتیجے ہونے کی گواہی احادیث میں موجود ہے اس وجہ سے صحت حال کامل آپ کے پاس کیا ہے؟ سواطلی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت طلحہ بن عمرو کی لاش کو دیکھا تو اس کے چہرے پر سے مٹی صاف کی اور فرمایا ”کاش میں اس واقعہ سے بیس سال پہلے فوت ہو گیا ہوتا“ (مجمع الموعود جلد ۲ صفحہ ۲۱۳، الہدایہ والفتاویٰ جلد ۷ صفحہ ۲۳۸)۔

سواطلی کا یہ فرمان صاف بتا رہا ہے کہ سواطلی اپنی فوج کو حضرت طلحہ کا قاتل سمجھ رہے تھے۔ نیز آپ ﷺ نے **وَقَدْ لَقِيتُ النَّبِيَّ فَسَلَّوْا عَلَيَّ وَسَلَّوْا عَلَيَّ** چاند کر فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ طلحہ بن عمرو میں انہی لوگوں میں سے ہوں گے جن کا ذکر اس آیت میں ہے۔ آپ کے اس فرمان سے بھی واضح ہو رہا ہے کہ فوت ہونے تک ان ہستیوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے بارے میں رنجش موجود تھی۔ اور یہی رنجش قیامت کے دن ٹھم کر دی جائے گی۔

حضرت امیر معاویہ بھی اپنی زندگی کے آخری دنوں میں فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں دی طوئی کا قریشی ہوتا اور مجھے حکومت عیسیٰ ملی ہوتی (الاکمال مع مشکوٰۃ صفحہ ۶۱)۔

۱۰۔ اسی لیے سواطلی رضی اللہ عنہ نے جنگہ سفین کے بعد فرمایا تھا کہ **قُلْنَا لِي وَفَلَا لِي وَفَلَا لِي** یعنی میری طرف سے قتل ہونے والے اور معاویہ کی طرف سے قتل ہونے والے سب بھتیجے ہیں (طبرستانی، مجمع الموعود جلد ۹ صفحہ ۵۹۶ حدیث نمبر ۱۵۹۴)۔

۱۰۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ زیارت کی اور کہا کہ عمر آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا۔ اسی دوران میں باور معاویہ کو ملایا گیا اور دونوں کو ایک کمرے میں داخل کر دیا گیا اور دوا دوزخ کر دیا گیا۔ میں غور سے دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر میں حضرت علیؓ باہر تشریف لے آئے۔ اور فرما رہے تھے سب کعبہ کی قسم میرے حق میں فیصلہ ہو گیا۔ پھر تھوڑی دیر میں حضرت امیر معاویہؓ بھی باہر تشریف لے آئے اور فرمایا سب کعبہ کی قسم میری بخشش ہو گئی (الہدایۃ النہایہ جلد ۸ صفحہ ۷۷۷)۔

۱۱۔ مولا علیؓ کے ساتھ فدا جی کے دلوں میں شہنشاہِ روم نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلامی علاقے میں بغاوت شروع کر دی تو حضرت امیر معاویہؓ نے روم کے بادشاہ کو خط لکھا کہ اگر تم اپنی فوجوں سے باز نہ آئے تو میں اپنے بچا زاد بھائی علیؓ سے صلح کر لوں گا اور ہم دونوں ملی کر تمہیں قہار سے کمرے بھی نکال دیں گے اور حیرے لیے زمین جنگ کر کے نکھڑیں گے۔ شہنشاہِ روم خوف زدہ ہو گیا اور صلح پر مجبور ہو گیا (الہدایۃ النہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۶، تاریخ المعریں جلد ۷ صفحہ ۲۰۸)۔

۱۲۔ جب مولا علیؓ شہید ہوئے تو قتل کا پرمسورپن تین افراد کے خلاف چڑھ گیا تھا۔ حضرت مولا علیؓ، حضرت عمرو بن عاصؓ اور حضرت امیر معاویہؓ رضی اللہ عنہم۔ حضرت عمرو بن عاصؓ صاف بگی گئے مامیر معاویہؓ رضی ہوئے اور مولا علیؓ رضی اللہ عنہم شہید کر دیے گئے (الہدایۃ النہایہ جلد ۷ صفحہ ۱۳۳)۔ اس واقعہ سے پتا چلتا ہے کہ یہ تینوں ہمتیاں ایک جہاں تھیں اور ان کا دشمن مشترک تھا۔

۱۳۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویہؓ کو ایک ٹھنسی پہنائی تھی اور ان کے پاس نبی کریم ﷺ کی وہ ٹھنسی، چادر، ناخن اور بال مبارک بھی موجود تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے وفات سے پہلے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے حضور والی ٹھنسی کا ٹکڑا پہنا کر آپ والی چادر میں لپیٹ کر، ناخن اور بال مبارک میری آنکھوں اور منہ پر رکھ دیے جائیں اور مجھے اللہ کے حوالے کر دیا جائے (الاکمال فی مقبہ المخطوطات صفحہ ۶۶، وحشی فی اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱

وحیت کرتے ہوئے اس کو چاہے رخصت ہو گئے (الہدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۹-۱۵۰)۔

یہ سب باتیں اور خصوصاً وفات کے وقت آپ کی زبان مبارک پر اَللّٰھُمَّ کے الفاظ کا ہماری ہونا آپ ﷺ کا قاتل ایمان پر ہونے کی واضح دلیل اور ثبوت ترین قرین ہیں۔

محدثین کے اقوال :- ۱۔ محدثین علیہم الرحمۃ نے اپنی اپنی حدیث کی کتابوں میں فضائل معاویہ اور ذکر معاویہ کے نام سے باب قائم فرمائے ہیں جن میں سے بہت سی احادیث آپ پر گزشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں۔

۲۔ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ سے کسی نے سواطلی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں پوچھا تو آپ نے جواب میں یہ آیت تلاوت فرمائی جَلَّ جَلَلُکَ اِنَّکَ فَذَلَّ عَلَیْکَ لَیْسَ لَکَ اَمْرٌ اَنْ تَنْصَحَکَ وَ لَکَ اَمْرٌ اَنْ تَنْصَحَکَ وَ لَکَ اَمْرٌ اَنْ تَنْصَحَکَ وَ لَکَ اَمْرٌ اَنْ تَنْصَحَکَ یعنی یہ ایک قوم ہے جو تم سے پہلے گزر چکی ہے، انکے اعمال انکے لیے تمہارے اعمال تمہارے لیے۔ انکے اعمال کے بارے میں تم سے سوال نہیں کیا جائے گا (الہدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۷۳)۔

۳۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام حسن علیہ السلام کا امیر معاویہ سے صلح فرمانا امیر معاویہ کی امداد کے سبب ہوئے کا ثبوت ہے (امداد المصنوعات جلد ۲ صفحہ ۶۶)۔

۴۔ حضرت طاہری قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: پرانے بزرگوں نے ان جنگوں کے بارے میں خاموش رہنے کو پسند فرمایا ہے اور فصاحت کی ہے کہ جَلَّ جَلَلُکَ دِنَا یَا مَکَلِّزُ ھَکَ عَنْہَا لَیْسَ لَکَ اَمْرٌ اَنْ تَنْصَحَکَ وَ لَکَ اَمْرٌ اَنْ تَنْصَحَکَ یعنی جن لوگوں کے خون سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا، ان کی نصیحت کر کے ہم اپنی زبانوں کو پاک کیوں کریں (مرقاۃ جلد ۱۱ صفحہ ۷۷)۔

۵۔ علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مکمل کتاب حضرت امیر معاویہ علیہ السلام کی شان میں لکھی ہے جس کا نام قصیدۃ الجہان ہے۔

۶۔ علامہ ابن حجر مستطانی نے فتح الباری میں علامہ قسطلانی نے ارشاد ولساری میں، علامہ کرمانی نے شرح کرمانی میں اور سید محمد ثناء نے اپنی اپنی کتب میں امیر معاویہ علیہ السلام کی شان بیان فرمائی ہے اور ان پر مذہبان و ادیان سے منع فرمایا ہے۔ علیہم الرحمۃ وارضوا عنہم

صوفیاء کے اقوال :- اس سے پہلے (۱) حضرت عمر بن عبدالحق کا خواب اور (۲) حضرت عمرو بن

شرعی اہالی رحمت اللہ علیہ کا واقعہ بیان ہو چکا ہے۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت امیر معاویہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیز؟ آپ نے فرمایا کہ امیر معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں چنے والی مٹی بھی عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہے (الہدایۃ النہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۶)۔

۴۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں وحید پیش کرتے رہے اور یہ دونوں شخص اسے بخوشی اسے قبول فرماتے رہے۔ حضرت امام علیؓ کی خدمت اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ سیدنا امام حسینؓ کے پاس ایک خدمت مندانہی حاجت لے کر حاضر ہوا آپ نے فرمایا نہ ہاؤ کاہرا لذیذ مانتے میں ہے۔ تو ہی ویر میں دینار کی پانچ تھیلیاں حضرت امیر معاویہ کی طرف سے بھیج گئیں۔ ہر تھیلی میں ایک ہزار درہم تھے۔ اس مسئلے پر عرض کیا کہ امیر معاویہ یہ سے وحید پیش کرنے پر مسرت کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے وہ پانچ تھیلیاں خدمت مند کو دے دیں اور اتنی ویر بٹھائے رکھنے پر مسرت چاہی (کشف المکروب صفحہ ۷۷)۔

۵۔ حضور سیدنا خاتم الاعظم رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں: رہا امیر معاویہ اور حضرت عطاء اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کا معاملہ تو وہ بھی حق پر تھے اس لیے کہ وہ خلیفہ مظلوم کے خون کا بدلہ لینا چاہتے تھے۔ اور کاش حضرت علیؓ کے فکر میں موجود تھے۔ پس ہر فرقہ کے پاس جنگ کے جواز کی ایک وجہ موجود تھی۔ لہذا ہمارے لیے سکوت اس سلسلہ میں سب سے اچھی بات ہے۔ ان کے معاملے کو اللہ کی طرف لوٹا دینا چاہیے۔ وہ سب سے بڑا حاکم اور بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ ہمارا کام تو یہ ہے کہ ہم اپنے محبوب پر نظر ڈالیں اور دلوں کو گناہوں کی چیزوں سے اور اپنی ظاہری حالتوں کو تباہی انگیز کاموں سے پاک اور صاف رکھیں (تذیۃ الطالبین صفحہ ۱۸۶)۔

۶۔ حضرت مولانا جمال الدین دہلوی رحمت اللہ علیہ نے مشکوٰۃ شریف میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا نہایت ایمان افروز واقعہ شعروں میں لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ شیطان نے حضرت امیر معاویہ کو نماز کے وقت چھپکپاہ دے کر سلا دیا۔ جب وہ جاگے تو نماز کا وقت گزر چکا تھا۔ آپ نماز کے قضا ہونے پر حلت روئے اور پٹھیاں ہوئے۔ دوسرے دن شیطان نے انہیں بروقت جگا دیا۔ آپ نے شیطان سے پوچھا کہ تم تو لوگوں کو غافل کرنے پر لگے ہوئے ہو، آج تم نے مجھے نماز کے لیے کیسے جگا دیا؟ شیطان نے کہا کہ نماز کے قضا ہونے پر آپ انتظار روئے اور پٹھیاں ہوئے کہ اللہ نے آپ کو نماز پڑھنے سے بھی تیار کر دیا۔ جو دے دیا۔ آپ کو ملنے والا وہ اجر دیکھ کر میں نے سوچا کہ آپ کو کافل کرنے

ارضوان کے مرجع اور حاکم کو کھڑا رکھنا چاہیے اس لیے کہ صحابہ کا مرجع قرآن و سنت سے ثابت ہے جب کہ تاریخ محض کی کئی باتوں کا مجموعہ ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ بے لنگ و دعویٰ اٹھو اللہ تعالیٰ منہا سبزو فتا فلا لنعصب بھا البسنتا یعنی اللہ تعالیٰ نے صحابہ کے خون سے ہماری کھواروں کو پھالیا ہے تو ہم اپنی زبانوں کو ان کی نصیحت کر کے کیوں مٹا دیا کریں۔ یہی تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین اپنے کندھوں پر لانا اور ہم تک پہنچایا۔ ہمیں یہی کریم ؐ کی طرف سے ایک نکتہ بھی اگر پہنچا ہے تو انہی کے واسطے سے بکھلا ہے۔ لہذا جس نے صحابہ پر طعن کیا اس نے اپنے دین پر طعن کیا۔ صحابہ کرام اہل بیت اطہار کے درمیان ہونے والی غلط فہمیوں کا واسطہ نہایت نازک اور قیمتی ہے اس میں رسول اللہ ﷺ کے بغیر کوئی شخص فیصلہ دینے کی جرأت نہ کرے۔ اس لیے کہ یہ مسئلہ حضور کی اولاد اور حضور کے صحابہ کا ہے۔ آگے کمال الدین بن ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ لیس المراد بما اشجر بین علی و معاویۃ المنازعة فی الامارة کما توہمہ بعضهم والما العنازعة کالت بسبب تسلیم قتلة عثمان نص الی عشرہ لیل یقتضوا منهم الی آخرہ یعنی علی اور معاویہ کے درمیان جو برادریات ٹھنڈا ہوا اس سے مراد حکومت کی خاطر جنگ لڑنا نہیں ہے جیسا کہ بعض شیعہ کہہ رہے ہیں۔ یہ ٹھنڈا محض اس بات کا تھا کہ عثمان ؓ کے قاتلوں کو ان کے دشمن ہاروں کے حوالے کر دیا جائے تاکہ وہ انہماں لے سکیں۔ علی ؓ کی رائے یہ تھی کہ ان کو گرفتار کرنے میں تاخیر کرنا بہتر ہے۔ اس لیے کہ ان کی تعداد بہت زیادہ تھی اور حضرت علی ؓ کے لشکر میں گڈو ہو چکے تھے۔ یہی صورت حال میں قاتلوں کو گرفتار کرنا حکومت کو بگاڑ کر رکھ دینے کے مترادف تھا۔ اس لیے کہ جنگ جمل کے دن جب سیدنا علی ؓ نے سیدنا عثمان ؓ کے قاتلوں کو فوج سے نکل جانے کا حکم دیا تھا تو ان میں سے بعض عاملوں نے امام علی کے خلاف فساد کرنے اور انہیں قتل کرنے کا سوچ کر لیا تھا۔ اس کے برعکس حضرت معاویہ ؓ کی رائے یہ تھی کہ قاتلوں کو قتل کرنا چاہیے۔

اب یہ دونوں ہستیوں مجتہد ہیں اور دونوں کا جرنے کا (الکوا قیتہ) عالموا ہر جلد ۲ صفحہ ۲۴۵۔

۱۰۔ حضرت علامہ عبدالعزیز پرماروی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس علم لدنی تھا۔ آپ کسی استاد کے پاس نہیں پڑھے تھے۔ آپ نے حضرت امیر معاویہ ؓ کی مشق میں ایک مکمل رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس کا نام ہے ”ناہی عن ذم معاویہ“۔

ہم نے حضرت کمالہ کے طور پر اس کو لپٹائے کرام کے حوالے نقل کر دیے ہیں۔ اگر یہ تمام اولیاء علیہم ارضوان حضرت امیر معاویہ ؓ کا احترام کرنے کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے تو پھر آپ کو وہ جنت مبارک ہو جو اولیاء کی دشمنی کے نتیجے میں ملا کرتی ہے۔ ذلی النکاح الث الغریز الکبریٰ

عقائد کی کتب میں تعلیم :- عقائد کی تمام کتابوں میں حضرت امیر معاویہ ؓ کے بارے میں زبان کو کام سے پہنچا دیا گیا ہے (شرح صحاح مسلمی ص ۱۲۳، شرح فقہ اکبر ص ۶۵، نہر اس ص ۳۰۷، البیضاوی ج ۱ ہر جلد ۲ ص ۲۳۵)۔

فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے مسائل کلام میں لکھا ہے کہ حضرت امیر معاویہ ؓ جلد ۱ ص ۱۱۱ مرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے ہیں۔ نسیم اریاض کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ وَضِلَ يَكُونُ يَطْلُقُ فِيهِ نَعْدَا يَنْفُلُ الْبِكْ تَحْلِبُ مِنْ كِتَابِ الْفَهَارِ يَدْعُوْنُ بِهَا امِيرَ مَعَاوِيَةَ ؓ پر طعن کر سہہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتاب ہے (ذاتی رضویہ جلد ۹ ص ۶۲)۔

شیعہ کی کتب میں فضائل :- ۱۔ مولا علی ؓ فرمایا کرتے تھے کہ اِنَّا نَمُ لِقَابِهِمْ عَلِيٌّ الْفَخِيْرُ لَهُمْ وَنَمُ لِقَابِهِمْ عَلِيٌّ الْفَخِيْرُ لَنَا لِكِنَّا اَنَابْنَا اَنَا عَلِيٌّ عَلِيٌّ وَوَاوُ اَتْلَهُمْ عَلِيٌّ عَلِيٌّ يَحْنِيْ بِمَنْ نَحْنِيْ كَالْقُرْبِ دے کر ان سے جنگ نہیں لڑے اور نہ ہی اس لیے لڑے ہیں کہ یہ میں کافر قرار دیتے ہیں، بلکہ ہمارے خیال کے مطابق ہم حق پر ہیں اور ان کے خیال کے مطابق وہ حق پر ہیں (قرب الاسناد جلد ۱ ص ۴۵)۔

۲۔ اِنِّيْ غَلِيْبًا عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ يَكُنْ يَنْسُوْبُ اَخْدًا مِنْ اَغْلَى خَزِيْءِ اَنِي الْبَشْرُ كَبْ وَلَا اَنِي الْبَقِيَّةُ وَ لَكِنْ يَنْفُوْلُ هَذَا اَعُوْزُ اَنَا يَنْفُوْ اَعْلِيْنَا یعنی کہ حضرت علی علیہ السلام اپنے مخالفوں کو نہ ہی مشرک کہتے تھے اور نہ ہی منافق، بلکہ فرماتے تھے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں، جو ہم سے جھوٹ پر اتر آئے ہیں (قرب الاسناد جلد ۱ ص ۴۵)۔ یہی حدیث اہل سنت کی کتابوں میں بھی موجود ہے (مشقی جلد ۸ ص ۱۷۲، احادیث المسند جلد ۲ ص ۳۱۷)۔ مولا علی کے فرمان سے واضح ہو گیا کہ حضرت امیر معاویہ ؓ کو کافر کہنے والا مولا علی کے پیٹے کا منکر ہے اور ایک مصدق سلطان کو کافر کہہ کر خود کافرانہ حرکت کر رہا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ امیر معاویہ سے دشمنی کرنے والا مولا علی کے بھائی سے دشمنی کر رہا ہے۔

آج جو لوگ مولا علی سے جنگ کی وجہ سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کو کافر اور جہنمی کہہ رہے ہیں کیا ان میں صفت ہے کہ وہ مولا علی رضی اللہ عنہ کا ایسا قول دیکھا لیکن جس میں انہوں نے امیر معاویہ کو کافر اور جہنمی قرار دیا ہوا؟ بلکہ ان مولا علی انہیں اپنا بھائی قرار دے رہے ہیں اور ان کی منافقت نہیں بلکہ غلط فہمی تسلیم کر رہے ہیں۔

۳۔ مولا علی ؓ فرماتے ہیں کہ جبکہ اس طرح ہوئی کہ ہمارا اور شام والوں کا آمنا سامنا ہوا۔

اور ظاہر ہے کہ ہمارا رب بھی ایک، ہمارا نبی بھی ایک، ہماری دھرت اسلام بھی ایک، خدائی ہمارا رب بھی تھا کہ ہم اللہ پر ایمان اور اس کے رسول کی تصدیق میں ان سے بڑھ کر ہیں اور نہ ہی وہ اس بات کا دعویٰ کرتے تھے۔ معاملہ بالکل برابر تھا۔ اگر اختلاف تھا تو صرف عقائد کے خون میں اختلاف تھا مالا تکرہ ہم اس سے بری تھے (کنج الہافہ صفحہ ۴۲۴)۔

۴۔ الخیلاف الخدیجی لکنہم راعنا یعنی میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لیے رحمت ہے (استیخار طبری جلد ۲ صفحہ ۱۰۵-۱۰۶)۔

حضرت امیر معاویہ ؓ کے حق میں اس قدر دلائل کے ہوتے ہوئے ان پر ایمان و رازی کرنا محض بد نصیبی کی علامت ہے۔ اصول یہ ہے کہ کسی مسلمان کے بارے میں حسن ظن سے کام لینا واجب ہے اور اگر اس کا کوئی نقص یا عیب نظروں میں آئے بھی تو جہاں تک ہو سکے اس میں صحت کا پہلو تلاش کر کے اسے غلط فہمی سے بچانا ضروری ہے۔

ایک عام آدمی کے حق میں احتیاط اور حسن ظن ضروری ہے تو ایک صحابی کا صبر و پیغمبر کریم ﷺ کے برابر نہی کے بارے میں کتنا حسن ظن ضروری ہو گا اور پھر اس کے بارے میں احادیث میں اس قدر تصریحات موجود ہوں تو اس کے بارے میں لب کشائی کرتے وقت کتنی احتیاط لازم ہوگی۔ میرے عزیز اہل سنت کا موقف یہ ہے کہ مولا علی اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کی جنگوں میں مولا علی حق پر تھے اور حضرت امیر معاویہ کا موقف درست نہ تھا مگر اس کے باوجود انہیں صحیبہ کریم ﷺ نے مسلمان قرار دیا ہے لہذا ہم ان کی خطا کا اجتہادی خطا یا غلط فہمی اور انہیں نبی پر حمل کرتے ہیں۔ جتنی بات ہے جس کا آپ نے ہتھکنڈا دیا ہے۔

آپ ؓ و صوفی و صوفیہ کریمؒ ٹالنے رہتے ہیں اور ہم نہایت ادب اور احتیاط کے ساتھ ان کا بہر حمل تلاش کرتے رہتے ہیں یا پتا پتا نصیب ہے۔

قیامت کی کتابوں میں سے ہے کہ لقن آجز علیہ الأئمة انزلنا یعنی اس امت کے بعد والے لوگ پہلے دلوں پر دستہ بھیجیں گے (ترمذی، مشکوٰۃ صفحہ ۷۰۷)۔

نبی کریم ﷺ نے مولا علی ؓ سے فرمایا کہ ایک ایسی قوم اٹھے گی جو آپ سے محبت کا دعویٰ کرے گی، اسلام کو رد و سوا کرے گی، اورین سے اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے حیر نکل جاتا ہے۔ ان کے نظریات عجیب ہوں گے۔ انہیں رافضی کہا جائے گا۔ وہ مشرک لوگ ہوں گے، ان کی کتابی یہ ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد اور ہجرت میں نہیں آئیں گے۔ اپنے سے پہلے لوگوں پر طعن و تشنیع کریں

کے (دارالافتاء، مسوالت نمبر ۱۶۱)۔

داخیج رہے کہ آپ کے دوسرے بھائی (خاریجی) مسوالت کو لکھتے پھرتے ہیں۔

حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبداللہ اور جیلانی قدس سرہا لکھتے ہیں کہ خاریجیوں کا قول اس کے خلاف ہے بلکہ ان کو ہلاک کر دے، کہہ جاتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بھی امام برحق نہ تھے (کتاب الخوارج صفحہ ۱۸۶)۔ چنانچہ ایک خاریجی لکھتا ہے کہ حضرت معاویہ کا موقف ہر اعتبار سے صحیح تھا اور حضرت علی کا بھی نہ تھا اپنی سیاسی مصلحتوں پر مبنی تھا (تحقیق حریدہ بسلسلہ خلافت معاویہ، ص ۷۶ تا ۱۳ ص ۷۶)۔
عظیم الدین خاریجی)۔

اہل سنت کے نزدیک صحابہ خاریجی زبان دراز ہے ویسے ہی آپ زبان دراز ہیں اور بڑوں کے معاملہ میں شیخ۔

یہ بھی داخیج رہے کہ محمود مہاسی ایچہ کنبہ خاریجیوں نے سیدنا امام حسین علیہ السلام کی جہاد و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی ہائی کہہ دیا ہے (فتاویٰ باللہ من ذلک)۔

تو اسے خود ایک آپ میں اور ان خاریجیوں میں کوئی فرق نہیں بلکہ ہے ابوبی اور بد قیزی بلکہ بدعتی قدر مشرک ہے۔

حرف آخر

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اپنا عقیدہ قائم کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ بخاری، مسلم، ترمذی، مسند احمد، سنن سعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ اور ابوداؤد وغیرہ جیسی کتابوں سے ہم نے آپ کے جو فضائل نقل کیے ہیں ان میں لڑاموش نہ کیا جائے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انہیں بغاوت کے باوجود مسلمان قرار دیا ہے (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۳۰)۔ چنانچہ مولانا علی رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں بغاوت کے باوجود بالکل اپنے صحابہ مسلمان تسلیم کیا ہے (مجمع المجلد صفحہ ۲۲۴)۔ ابوالکلام حسینی رضی اللہ عنہ نے انہیں خلافت سوہبہ کو داخیج لڑا دیا ہے کہ امیر معاویہ مسلمان تھے اور نہ لازم آئے گا کہ آپ نے معاذا اللہ ایک کافر اور چغلی کو خلافت سونپی اور اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ خاصاً حضرت عبداللہ بن مہاسی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ کو بغاوت کے بعد امیر المومنین بھی تسلیم کیا ہے اور صحابی ماننے کے علاوہ عقیدہ بھی قرار دیا ہے جب کہ انہیں مہاسی رضی اللہ عنہ اہل بیت کے عظیم فرد ہیں (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۳۱)۔ سادہ سادہ نبی کریم ﷺ لڑاتے ہیں کہ میری امت کی اکثریت گمراہ نہیں ہو سکتی (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۵۹، ابوداؤد صفحہ ۲۸۳)۔ جبکہ مسلمانوں کی اکثریت اہل سنت پر مشتمل ہے اور اہل سنت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو صحابی، مسلمان اور چغلی

کہتے ہیں۔ سا بھلا بڑوں کے درمیان غلط فہمیاں ہوتی رہتی ہیں۔ یہ غلط فہمیاں نہیں، سمجھتی ہیں، ویلیوں اور اکریت کے درمیان بھی ہوتی رہتی ہیں۔ اگلی بنا پر اپنے سے بڑے بزرگوں پر زبان درازی کرنا درست نہیں۔ جیسا اگر تفصیلی دلائل کسی کی سمجھ میں نہ بھی آئیں تو احتیاط اسی میں ہے کہ ادب کا حاکم نہ چھوڑا جائے۔ غلطی سے کسی کی پہچان کرنے سے، غلطی سے کسی کا ادب کرنا بھتر ہے۔

تاکہ وہ ہے کہ کسی مسلمان کی بات میں صحت کا پہلو تلاش کر کے اسے کلر کے فتوے سے بچانے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کسی نے دوسرے کو کافر کہا اور وہ نبی الخاق کافر نہیں ہے تو اسے کافر کہنے والا خود کافر ہو جائے گا (مسلم جلد ۱ صفحہ ۷۵)۔ بعض بد قسمت لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ثابت کرنے کیلئے جتنی محنت سے کام لے رہے ہیں اس قدر محنت اور تکلف ویسے ہی ہمارے نہیں ہے، خواہ کسی عام آدمی کے خلاف کیوں نہ ہو۔ چہ جائیکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو پھر بھی ایک صحابی ہیں اور ان کے بے شمار فضائل احادیث میں بیان ہو چکے ہیں۔ خوب سمجھ لیجیے یہ جملہ بہت قیمتی ہے۔

اپنی صفا کرنے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے ایک آدمی نے کہا کہ میں معاویہ سے بغض رکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کس وجہ سے؟ اس نے کہا اس لیے کہ اس نے علی سے جنگ لڑی تھی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خانہ غراب، معاویہ کا رب و رحم ہے اور معاویہ سے جنگ کرنے والا علی کریم ہے۔ تمہیں ان دونوں کے درمیان پٹکا لینے کی کیا ضرورت ہے؟ (الہدایہ والنتہایہ جلد ۸ صفحہ ۷۳)۔

نوٹ:- حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں اور آپ پر وارد کیے جانے والے اعتراضات کے رد میں مندرجہ ذیل کتب لکھی جا چکی ہیں۔ مگر انہوں نے مکار لوگ بار بار انہی جیسے بے سوالات گودو ہراتے رہنے کے عادی ہیں۔

- ۱۔ درستان امیر معاویہ کا طلحہ صاحب
- ۲۔ النصار الخامیہ لمن ذم الخادیہ
- ۳۔ سیدنا امیر معاویہ
- ۴۔ ناسیہ لمن ذم معاویہ
- ۵۔ تلخیص الجہان
- شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد علی صاحب
- حضرت مولانا محمد نبی بخش طلوکی
- مفتی احمد یار خان صاحب دہلی
- حضرت علامہ مہد اعظمی پریہادی
- حضرت علامہ ماسکین بھگت کی علیہم الرحمۃ

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْإِتْلَافُ

☆.....☆.....☆

نعت شریف

قرآن میں بیان پر در دگار ہے

کہ میرے نبی چہ سارا دار و مدار ہے

حیرتی وجہ سے مانا تیرے صحابہوں کو

ظاہر تیرا گھرا نہ دل کا قرار ہے

مواہل کے صدے صدیق پر میں قرباں

اک لاڈلا ہے حیرا اک یارِ خار ہے

کوئی پار کا ہے دشمن کوئی بیخ کا ہے مگر

سب کا ادب کرے جو محمد کا یار ہے

نعرۂ حیدری پر ایمان ہے ہمارا

پہلے مگر یارِ احق چار یار ہے

حیرتی خاطر ہے جتنی حیرتی عاقل ہے زوجہ

اک حیرے قن کا کھڑا اک درازدار ہے

حیری نگلی کے کتوں پر جان و جگر فدا ہے

حیری نظر کا سرمہ آن کا غبار ہے

بے ادب کر ہے ہیں دوائے محبتوں کے

جھوٹے فریجوں پر لعنت ہزار ہے

مولا ادب سکھائے بے ادب نہ بنائے

اے تاجی ادب میں ہی بیڑا پار ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی غَالِمٍ مَا سَخَانَ وَمَا يَكُوْنُ

